سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 27۔دسمبر 2021

(یوم الاثنین، 22 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 8

629

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرار دادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021 (24 بابت 2021)
2. آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 (25 بابت 2021)
3. آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 (26 بابت 2021)
4. آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021 (27 بابت 2021)

630

(ii) آئین کے آرٹیکل128(2)(اے)کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس (ترمیم)پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021(24بابت 2021)کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب14۔اکتوبر 2021کو نافذ کردہ آرڈیننس(ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021(24بابت2020) کی مدت نفاذ میں 12 جنوری 2022 سے مزید90دن کی مدت کی توسیع کردی جائے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم)راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021(25بابت2021)کی مدت نفاذمیں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب18۔اکتوبر 2021کو نافذ کردہ آرڈیننس(ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021(25بابت2021) کی مدت نفاذ میں16 جنوری2022سے مزید90دن کی مدت کی توسیع کردی جائے۔

3۔ آرڈیننس(دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 (26بابت 2021)کی مدت نفاذمیں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب9نومبر 2021کو نافذ کردہ آرڈیننس(دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب2021(26بابت 2021) کی مدت نفاذمیں 7فروری 2022سے مزید90دن کی مدت کی توسیع کردی جائے۔۔

4۔ آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب2021(27بابت2021)کی مدت نفاذمیں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب11دسمبر2021کو نافذ کردہ آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب2021(27بابت 2021) کی مدت نفاذ میں 11مارچ2022سے مزید90 دن کی مدت کی توسیع کردی جائے۔

631

(بی) مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت ان قواعد کے قاعدہ 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت ان قواعد کے قاعدہ 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021 منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

زراعت پر عام بحث جاری رہے گی

633

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

سوموار ،27۔دسمبر2021

(یوم الاثنین،22۔ جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر3بج کر38 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ② هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَ
هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③

سورۃ الحدید(آیات نمبر1 تا3)

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے(1) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) (2) وہی اول اور وہی آخر اور اپنی قدرتوں سے سب پر ظاہر اور پھر بھی پوشیدہ ہے اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے(3)

وَماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

خود میرے نبی ﷺ نے بات بتا دی لا نبی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی لا نبی بعدی
لحہ لحہ ان کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
آخر شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہ خدا میں آپ نے صدا دی لا نبی بعدی
ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام ان کے
ان کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا جو غلام ان کے
گونجے وادی وادی آپ کی منادی لا نبی بعدی
ان کے بعد ان کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے کہہ کر مہر ہی لگا دی لا نبی بعدی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

بلدیاتی قانون پاس کرنے سے قبل سپیشل کمیٹی بنانے اور اس میں تمام سٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! تمام معزز ممبران کے علم میں بھی ہو گا کہ اس ہاؤس کے اندر بلدیاتی اداروں کے حوالے سے پہلے Ordinance کی شکل میں اور اب اس کو ایک قانونی شکل دینے کے لئے legislation کا process شروع ہوا۔ آج سٹینڈنگ کمیٹی بلدیات کی میٹنگ تھی اور اس میں یہ Ordinance بل کی شکل میں لایا گیا ہے جس پر یقیناً بحث ہونی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم 70 سال کی تاریخ نہ بھی دیکھیں تو پچھلی 25 سے 30 سال کی جو بلدیات کی تاریخ ہے وہ بلدیاتی اداروں کو بنانے اور توڑنے کی تاریخ ہے۔ اس میں جو بھی قانون کسی حکومت نے بنایا اور جو بھی بلدیات کے ادارے کسی حکومت نے کھڑے کئے تو آنے والی حکومت نے اس قانون کو بھی ختم کیا، نیا قانون بنایا اور ان اداروں کو بھی ختم کیا۔ اس میں کسی پارٹی کی کوئی تخصیص نہیں ہے ہر دور میں بلدیات کے اداروں کو اس ستم کا نشانہ بنایا گیا اب چونکہ پنجاب کی تاریخ میں ایک بار پھر ہم ایک نیا بلدیاتی قانون بنانے جا رہے ہیں تو لیڈر آف اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ یہ بات ہاؤس میں بھی کی جائے اور آپ سے انفرادی طور پر بھی کی جائے اور حکومت سے بھی کی جائے کہ آج ایک بار پھر اپوزیشن وہ کردار اس بل کے اوپر نہیں کرنا چاہتی جس طرح کا شور شرابہ ہم سندھ کے اندر دیکھ رہے ہیں وہاں کی اپوزیشن یقیناً پی ٹی آئی کی ہے اور وہاں روز جو تماشا بلدیاتی بل کے اوپر ہو رہا ہے، روز احتجاج جو کہ اپوزیشن کا حق ہے، اختلاف رائے جس طرح سے ہو رہا ہے روزانہ ہاؤس کے اندر نعرے بازی ہوتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں لیڈر آف اپوزیشن کی خواہش ہے کہ ہم اس قانون کو مثبت طور پر دیکھیں اور مثبت انداز میں اس سارے process میں

حصہ لیں، اس قانون کی خامیوں کو بھی دیکھیں، یہ بھی دیکھیں کہ اس قانون کے اندر جو local representatives اور بیوروکریسی کے درمیان balance ہے کہ توازن نہیں ہے، ہم یہ بھی دیکھیں کہ دیہی اور شہری علاقوں کے جو ادارے اس کے اندر propose کئے گئے ہیں اُس کے اندر بھی balance ہے یا balance نہیں ہے، ہم اس بل کے اندر مختلف چیزوں کی نشاندہی کریں، ای وی ایم کے اوپر بات ہے کہ اُس کے ذریعے الیکشن ہوں ہم اُس کا بھی جائزہ لیں کہ وہ ممکن ہے یا نہیں ہے، یہ ساری چیزیں اپوزیشن کھلے دل کے ساتھ اور مجھے یہ کہنے میں حرج نہیں ہے یہ پنجاب اسمبلی میں پہلی بار لیکن پچھلے ساڑھے تین سال میں اپوزیشن کا یہ دوسرا gesture ہے۔ مجھے یاد ہے کہ قومی اسمبلی میں اپنی پہلی تقریر میں میاں محمد شہباز شریف نے کہا تھا کہ آئیں سب مل کر charter of economy کریں لیکن اُس کا جواب مثبت نہیں آیا۔ آج پنجاب اسمبلی کے اندر اپوزیشن یہ تجویز دے رہی ہے کہ اس بل کے حوالے سے آپ ایک سپیشل کمیٹی بنائیں جس کے اندر حکومت کے بھی سینئر لوگ شامل ہوں اپوزیشن کے بھی سینئر لوگ شامل ہوں اور تمام پارٹیوں کی نمائندگی ہو، بلکہ ہم تو اس حد تک چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس کے باہر جو ادارے، پرائیویٹ این جی اوز یا سول سوسائٹی جنہوں نے ہم سے زیادہ بلدیات کے اوپر کام کیا ہوا ہے ایک دو نام مجھے یاد آرہے ہیں جن میں PILDAT ہے اُن کو بھی اس کمیٹی میں بلایا جائے، اُن کی بھی رائے لی جائے کہ ہم ایک سسٹم بنانا چاہتے ہیں جس کو سب own کریں اگر آپ کی یہ کاوش اور اس ہاؤس کی کاوش کامیاب ہوئی تو یقین مانیں یہ بھی ایک تاریخ ہوگی کہ ایسا بل جس کی ownership اس ہاؤس کی تمام سیاسی جماعتیں لیں گی لیکن ہم اس کی طرف ایک قدم تو بڑھائیں ہو سکتا ہے جو دس طرح کے اختلافات ہیں اُس میں سے آٹھ ہم آپس میں بیٹھ کر طے کر لیں دو کے اوپر اختلافی نوٹ آجائے جمہوریت میں یہ ہوتا ہے اُس کا فیصلہ ووٹنگ سے ہوگا اُس کے اوپر آپ بھی کریڈٹ لے سکتے ہیں ہم بھی کریڈٹ لے سکتے ہیں لیکن آج میں اس پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ لیڈر آف اپوزیشن کا پیغام بھی تھا کہ آپ اس میں اپنا فعال کردار ادا کرتے ہوئے تمام پارٹیوں کو قریب لائیں تاکہ اس legislation کو دوبارہ سے یہ نہ ہو کہ جو 20 سال سے ہوتا آیا ہے کہ سب سے زیادہ جو ظلم بلدیاتی قانون کے ساتھ اور بلدیاتی اداروں کے ساتھ پچھلے 30 سال میں ہو رہا ہے وہ آئندہ کے لئے نہ ہو تو اب میاں محمود الرشید صاحب لوکل گورنمنٹ کے منسٹر ہیں یہ قانون صاف ظاہر ہے ان کی سربراہی

میں بنناہے یہ بنا کر جائیں آنے والے ٹائم میں اگر کوئی مخالف حکومت آجائے تو جو دو سال پہلے ہوا کہ اُس قانون کو ختم کر دیا آنے والے بھی اسی طرح کریں تو ہماری یہ کوشش ہے کہ اس قانون کی ownership تمام سیاسی جماعتیں لیں بہت شکریہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سمیع اللہ خان صاحب! آپ کا شکریہ آپ نے اس حوالے سے توجہ دلائی ہے یہ تو ضرور دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر یہی ہوتا رہا ہے کہ لوکل باڈیز کی جو اصل spirit ہے جس مقصد کے لئے یہ الیکشن بھی ہوتے رہے ہیں اور ہونے چاہئیں unfortunately کئی دفعہ یہ ہوا ہے لیکن اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ اس کو یکسر تبدیل کرنے سے ایک تو continuity نہیں رہی اور دوسرا اُس کے result بھی آہستہ آہستہ dilute ہوتے گئے اور جو اصل مقصد تھا وہ اس میں سے ختم ہو گیا ہے۔ تو جناب سمیع اللہ صاحب آپ کی طرف سے یہ اچھی suggestion آئی ہے ہم نے پہلے بھی یہاں کئی laws اور legislation کی ہے اُس میں جو مشاورت سے متفقہ بل پاس ہوئے ہیں وہ الحمد للہ بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں تو اس میں بھی ہم نیک نیت سے بیٹھے ہیں تو پہلے اس پر ایک میٹنگ ہوئی ہے مجھے اُس کی اطلاع ہے تو میاں محمود الرشید صاحب! آپ اس کے اوپر ہاؤس کو بریف کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو باتیں جناب سمیع اللہ خان نے کہی ہیں اس میں بہت سی باتیں حقیقت کے مطابق ہیں کہ جو بھی حکومت آئی تو اُس نے ان اداروں کو تہہ تیغ کیا تو میں یہ کہوں گا کہ اس میں اگر اپوزیشن contribute کرنا چاہتی ہے، اس میں debate کرنا چاہتی ہے، اس میں consensus buildup کرنا چاہتی ہے تو ہم welcome کریں گے۔ یہ جمہوریت ہے، یہ اسمبلی کا floor ہے اس میں پنجاب کے عوام کی بہتری کے لئے گورننس کی بہتری کے لئے چونکہ 80 فیصد جو لوگوں کے مسائل ہیں، گورننس کی مسائل، sanitation ہے، streetlights ہیں اور جو باقی ساری چیزیں ہیں اُن کا تعلق براہ راست ان بلدیاتی اداروں کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو Ordinance ہم لے کر آئے ہیں یا جو ایکٹ ہم نے ہاؤس میں lay کیا ہے یہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے موثر بلدیاتی اداروں کا نظام اس سے وجود

میں آئے گا۔ ماضی کے اندر جتنے بلدیاتی ادارے بنے خواہ 2013 کا ایکٹ تھا یا اُس سے پہلے کے ایکٹ تھے معذرت کے ساتھ وہ نمائشی ادارے تھے اور Constitution کی شق 140-A اُس کی جو true spirit یہ demand کرتی ہے کہ ایک ایسا بلدیاتی نظام، مقامی حکومتوں کا نظام کہتا ہے کہ جس میں عوام کے منتخب نمائندوں کو political, financial or administrative اختیارات دیئے جائیں کہ اُن کے مسائل doorstep پر حل ہوں تو جو ایکٹ ہم لے کر آئے ہیں جس پر Ordinance ہم نے دیا ہے اُس میں Constitution کی true spirit کے مطابق تمام اختیارات ، میٹروپولیٹن شہروں کے اندر پنجاب میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ جو تمام بلدیاتی اداروں کے سربراہ ہوں گے اور تمام Development Authorities, WASAs, PHAs, Parking Companies, Solid Waste Management Companies یہ تمام چیزیں اور District Health Authorities, District Education Authorities, وہ elected میئر کے ماتحت ہوں گی ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہونے جارہا ہے اور اس ایکٹ کے تحت براہ راست ہر شہری اپنا لاہور کا میئر منتخب کرے گا ایک طرف وہ اپنی نیبرہڈ کونسل یا ویلج کونسل کا نمائندہ منتخب کرے گا اور دوسری طرف میئر کو ووٹ ڈالے گا وہ لاہور کے میئر کو elect کرے گا تو یہ ایک زبردست تجربہ ہو گا، وہاں پر ڈسٹرکٹ اسمبلیاں بنیں گی، سپیکر کا بھی انتخاب ہو گا، head Cabinet ہو گی، ڈسٹرکٹ کے منسٹر ہوں گے اور پورا focus کریں گے کہ نیچے تک grassroots level پر لوگوں کے مسائل جلد از جلد حل ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس کے اندر آپ کوئی addition چاہتے ہیں، اپوزیشن کے کچھ مزید سینئر لوگ اس میں شامل ہو کر contribute کرنا چاہتے ہیں یا جو دیگر political parties کے نمائندے بھی کمیٹی میں آنا چاہتے ہیں تو ہم اُنہیں welcome کریں گے، آپ Standing Committee کو extend کرنا چاہیں تو extend کر دیں ہم کوشش کریں گے کہ اس کی جلد از جلد deliberation کر کے اگر consensus buildup ہو جائے تو یہ بہت اچھا ہے، ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں اور ہم ان کی اس تجویز کو welcome کرتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے کہ اس میں پیپلز پارٹی کے سید حسن مرتضیٰ صاحب سے بھی بات کر لیں تاکہ اُن کی بھی نمائندگی ہو جائے اور یہ اچھی بات ہے کہ حکومت کی طرف سے جو gesture آیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ ہمارا جو موجودہ اجلاس ہے، جو موجودہ setup ہے یہ ایک بہتر طریقے سے ایک ایسی چیز ہاؤس کے اندر متفقہ طور پر پاس ہو جو کہ چلے بھی اور عملی شکل بھی ایسے اختیار کرے جس کا نچلی سطح تک فائدہ ہو۔ تو اس کو پھر آپ extend کر لیں اور سمیع اللہ خان صاحب آپ اپنے نام دے دیں۔ جی، میاں محمود الرشید صاحب! ٹھیک ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آج لوکل گورنمنٹ کی جو میٹنگ رکھی گئی تھی اس کو ہم postpone کرتے ہیں تو آج پھر سمیع اللہ خان صاحب! آپ اپنے سارے نام میاں محمود الرشید صاحب کو دے دیں یا پھر وہ نام آپ لکھ کر ہمیں دے دیں ہم آگے میاں صاحب کو pass on کر دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی تجویز آئی ہے۔ آج کے ایجنڈے پر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے لیکن اس سے پہلے ہم Extension of Ordinances take up کرتے ہیں۔

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع)

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly

آئین کے آرٹیکل(a) (2) 128 کے تحت آرڈیننسز کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد یں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021، آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021، آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 اور آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1. The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021);
2. The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021);
3. The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021); and
4. The Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021).

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1. The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021);

2. The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021);
3. The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021); and
4. The Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021).

Now, the question is:

> "That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Ordinances."

1. The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021);
2. The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021);
3. The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021); and
4. The Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021).

(The motion was carried and leave is granted.)

آئین کے آرٹیکل (a) (2) 128 کے تحت قراردادیں

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021), promulgated on 14 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 12 January 2022."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021), promulgated on 14 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 12 January 2022."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021), promulgated on 14 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 12 January 2022."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021), promulgated on 18 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 16 January 2022."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021), promulgated on 18 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 16 January 2022."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of

2021), promulgated on 18 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 16 January 2022."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021), promulgated on 09 November 2021, for a further period of ninety days with effect from 07 February 2022."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021), promulgated on 09 November 2021, for a further period of ninety days with effect from 07 February 2022."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021), promulgated on 09 November 2021, for a further period of ninety days with effect from 07 February 2022."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021), promulgated on 11 December 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 March 2022."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government

Ordinance 2021 (XXVII of 2021), promulgated on 11 December 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 March 2022."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021), promulgated on 11 December 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 March 2022."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Protection against

Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12."

Now, the question is:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021. Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of

the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

Now, the question is:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 3 TO 24

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے متعلق سوالات ہیں۔پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی، ملک صاحب سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2013 میری استدعا ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ کے زیر انتظام پولٹری ریسرچ سنٹر کی طرز پر مزید انسٹیٹیوٹ یونٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2013: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت پولٹری کی ریسرچ ترقی کے لئے صرف ایک ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہے جس میں ماہرین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ مالی سال میں ادارہ ہذامیں کوئی ترقیاتی کام شروع نہ ہوا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مزید کتنے ایسے ادارہ جات صوبہ میں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مزید ادارہ ہذا کی افادیت کے بارے میں بھی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) حکومت مزید ایسے ادارہ جات قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔ یہ ادارہ مرغیوں میں بیماریوں کی روک تھام، دیہی مرغبانی کے فروغ، تعلیم و تربیت، پولٹری سیکٹر میں قانونی ضابطہ کار کے تحت مربوطی اور توسیعی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت پولٹری کی ریسرچ ترقی کے لئے صرف ایک ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہے جس میں ماہرین کام کر رہے ہیں اور جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ مالی سال میں ادارہ ہذامیں کوئی ترقیاتی کام شروع نہ ہوا۔ میں آپ کے توسط سے معزز وزیر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح سے وزیر اعظم پاکستان کا vision ہے کہ مرغیاں پالنی ہیں، بھینسیں رکھنی ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا ہے کہ پورے ملک میں مرغیاں پالیں اور انڈے بیچیں، یہ ایک ہی ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہے جو راولپنڈی میں

کام کر رہا ہے۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ادارہ کب سے کام کر رہا ہے اور جز(ب) میں پوچھا تھا کہ اس سال اس میں کوئی ترقیاتی کام شروع نہیں ہوا تو کیا یہ محکمہ وزیر اعظم پاکستان کے vision کو بھی نہیں مانتا۔لہذا بتایا جائے کہ اس ادارے میں ڈویلپمنٹ شروع کیوں نہیں کرائی گئی اور اس میں مزید ادارے کیوں نہیں بنائے گئے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! شکریہ، ہم نے جز(ب) کے اندر جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ کوئی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ شروع نہیں ہوا اور یہ بات درست ہے کہ صوبہ بھر کے اندر ایک ہی پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ ٹھیک کام کر رہا ہے اور محکمے کو دیگر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی ضرورت نہیں ہے۔اگر آپ پولٹری سیکٹر کا لائیو سٹاک اور ایگریکلچر کے overall میں موازنہ کریں تو ہمارا پولٹری واحد سیکٹر ہے جو دنیا کے بہترین ممالک کے ساتھ compete کرتا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ پرائیویٹ سیکٹر اور سرکار کے باہمی اشتراک کے ساتھ یہ competitive ہے اور چیزیں ٹھیک ہیں اس لئے ہمیں اس میں مزید کوئی ادارہ بنانے کی سر دست ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! محترم حسنین بہادر دریشک صاحب بڑے قابل منسٹر ہیں اور میں ان کی قابلیت کو مانتا ہوں۔اگر یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں مزید کوئی ادارہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے تو ٹھیک ہے، میں نے تو انہیں صرف یاد ہی کرایا تھا کہ چونکہ وزیر اعظم پاکستان کا vision ہے کہ انڈوں کی پیداوار بڑھنی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ مرغیاں رکھنی چاہئیں لیکن چونکہ منسٹر صاحب مطمئن ہیں تو میں بھی ان کے جواب سے مطمئن ہوں بالکل یہ مزید ادارے نہ بنائیں۔بہت شکریہ اور میں منسٹر صاحب کا بھی شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! انڈے اور مرغیوں سے satisfied ہو گئے ہیں ناں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جب حکومت پنجاب مطمئن ہے، آپ مطمئن ہیں تو پھر میں تو آپ کا ایک ورکر اور ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ لیکن معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 1019 کو dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال بھی چودھری اشرف علی کا ہے ۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال نمبر 2043 بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ، سوال نمبر 3072 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لائیوسٹاک کے حوالے سے Gender Mainstreaming کی بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3072: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے صوبے میں gender mainstreaming کے حوالے سے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا کوئی Gender Action Plan 2019-20 کے لئے تیار کیا گیا ہے اگر تو ہاں اس مقصد کے لئے کون سی سکیمز بنائی گئی ہیں؟

(ج) ان سکیمز کے لئے fund allocation کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے صوبے میں gender mainstreaming کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:۔

1۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق خواتین کا ملازمت میں 15 فیصد کوٹا مختص ہے جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

2۔ مختلف امور کے حوالے سے جہاں پر کمیٹی کی ضرورت ہوتی ہے تمام ضروری وانتظام کے لئے ایک خاتون ممبر کو لازمی شامل کیا جاتا ہے۔

(ب) سال20-2019 کے لئے کوئیGender Action plan تیار کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی سکیم بنائی گئی ہے۔

(ج) اس سکیم کے لئے کوئیfund allocation نہ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز (الف) کے حوالے سے ہے محکمہ لائیوسٹاک نے صوبے میںgender mainstreaming کے حوالے سے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کے مطابق خواتین کا ملازمت میں 15 فیصد کوٹا مختص ہے اور جہاں پر کمیٹی کی ضرورت ہوتی ہے وہاں پر ایک خاتون ممبر ہو گی - یہ اچھا جواب ہے لیکن یہ صرف محکمے تک محدود ہے۔ Actually میں نے سوال اس مقصد کے لئے کیا تھا کہ صوبہ پنجاب کی وہ تمام خواتین جو دیہی علاقوں میں grassroots level پر لائیوسٹاک کے شعبے میں کام کرتی ہیں ان کے لئے gender mainstreaming کے حوالے سے محکمہ نے کیا کام کیا ہے؟ محکمہ نے اپنی خواتین کے لئے جو کام کیا وہ بھی اچھی بات ہے لیکن صوبہ پنجاب کے کھیتوں اور گھروں میں جو خواتین لائیوسٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے کام کر رہی ہیں ان کے لئے محکمہ نے کیا کام کیا ہے؟ منسٹر صاحب اس حوالے سے مجھے کچھ بتا سکیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمارے پاکستان اور خصوصی طور پر صوبہ پنجاب میں جو لوگ لائیوسٹاک رکھتے ہیں وہfragmented ہیں اور ان کے پاس جانوروں کی بہت کم تعداد ہے۔ آپ سمجھیں کہ پنجاب میں ایک سے پانچ تک جانور رکھنے والے تقریباً80 فیصد کسان ہیں۔ خاص طور پر بھیڑ اور بکریاں ہماری دیہاتی زندگی کے اندر ایسے جانور ہیں کہ جن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ ہماری مائیں بہنیں ان کو پالتی ہیں۔ میں کم از کم ضلع راجن پور کے حوالے سے پوری ذمہ داری سے بتا سکتا ہوں کہ ضلع راجن پور کے اندر اگر خواتین ٹریکٹر چلانا سیکھ لیں تو زراعت کا بھی 100 فیصد کام خواتین ہی کر رہی ہوں گی یعنی ہمارے اس شعبہ کے اندر خواتین کا بہت بڑا role ہے۔ ہمارے دیہی علاقوں میں لائیوسٹاک بہت

چھوٹے پیمانے پر ہے۔ جہاں بڑے بڑے لائیو سٹاک کے فارمز ہوتے ہیں اور جہاں پر ان کا scaleبڑھ جاتا ہے تو وہاں پر mechanizationاور مرد حضرات involveہوتے ہیں۔ لائیو سٹاک ہماری خواتین کو ایک اچھا روزگار بھی میسر کرتے ہیں اور ان کو ایک اچھی معاشی activity بھی دیتے ہیں۔ اگر میری بہن عظمیٰ کاردار اس کا dataچاہیں گے تو میں محکمہ سے لے کر انہیں پیش کر دوں گا۔ ہمارا جواب ابھی صرف اور صرف محکمہ اور سرکار کی strengthتک محدود ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ب) کے حوالے سے ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا کوئی 20-2019 Gender Action Plan کے لئے تیار کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کون سی سکیمز بنائی گئی ہیں؟ محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ سال20-2019 کے لئے کوئی Gender Action planتیار کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی سکیم بنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! Gender approach بہت ضروری ہے۔ جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ مرد حضرات سے زیادہ خواتین مویشیوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ مویشیوں کے لئے چارہ کاٹ کر لاتی ہیں، ان کے شیڈز کی صفائی کرتی ہیں، دودھ دوہتی ہیں اور دوسری بہت سی لائیو سٹاک سے related activities کو دیہاتوں میں خواتین سرانجام دیتی ہیں۔ Gender Action Planکے تحت fundsکی allocationضروری ہے۔ اگر مویشی، بھیڑ اور بکریاں خریدنے کے لئے کوئی قرضے دیئے جا رہے ہیں تو اس میں خواتین کو ownershipدی جائے۔ اس طرح خواتین کو Gender Action Plan کے تحت mainstreamمیں شامل کیا جا سکتا ہے۔ ان سے متعلقہ toolsاور ان کی ٹریننگ میں خواتین کی مدد کی جائے تو اس سے بہت بہتری آئے گی۔ اس سے ان خواتین کی incomeبہتر ہو گی اور ان کی family lifeبہتر ہو جائے گی۔ اگر ہمارا محکمہ لائیو سٹاک اس حوالے سے ایک Gender Action Planبنا لے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کے لئے funds کی allocation بھی ہو جائے گی اور خواتین بھی mainstreamمیں شامل ہو جائیں گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے آپ کو بہت سے donors بھی مل جائیں گے۔ لائیو سٹاک سے منسلک خواتین کے حوالے سے کوئی specific کام ضرور کریں۔ آپ بے شک محترمہ عظمیٰ کاردار صاحبہ کو بھی اس میں شامل کر لیں۔ اس طرح کی پالیسی بنائیں کہ جس سے لائیو سٹاک کا کام کرنے والی خواتین کی مدد ہو سکے۔ خواتین کو اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کا راستہ ضرور ملنا چاہئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں on a lighter note بتاؤں گا۔ آگے پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے ایک سوال آئے گا اور میں اس حوالے سے اپنی ٹیم ممبرز سے پوچھ رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے اس لائیو سٹاک کے شعبے میں 15 فیصد سے بھی زیادہ خواتین آ رہی ہیں۔ بدقسمتی سے ہمیں اس حوالے سے بہت سے مسائل درپیش آتے ہیں کیونکہ ہماری زیادہ تر ڈسپنسریاں دیہاتوں میں ہیں اور وہاں ہم خواتین کو رہائش فراہم نہیں کر سکتے اور اسی وجہ سے ہماری جو بچیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ڈاکٹرز بھرتی ہو کر آتی ہیں تو وہ وہاں دیہاتوں میں کام نہیں کرتیں۔ آپ کی بات بالکل مناسب ہے۔ محترمہ عظمیٰ کاردار کے ساتھ مشاورت سے ہم آئندہ بجٹ میں اس حوالے سے کوئی بہتر پروگرام لائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر خواتین ڈاکٹرز پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہو کر دیہاتوں میں آ رہی ہیں تو حکومت انہیں رہائش مہیا کرے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے اپنے وزارت اعلیٰ کے دور میں تمام RHC اور BHU میں ڈاکٹرز تعینات کئے تھے، وہ ڈاکٹر وہاں پہنچے تھے اور انہوں نے دیہاتوں میں کام کیا تھا کیونکہ ہم نے ان کو زیادہ تنخواہیں دیں اور facilitate بھی کیا تھا۔ ہمارے دیہاتوں میں already یونین کونسل کے دفاتر اور BHUs موجود ہیں تو ان میں کچھ چیزوں کا اضافہ کر کے ان کی رہائش کا بندوبست کیا جائے۔ اس حوالے سے حکومت پنجاب اور آپ کے محکمہ کو کام کرنے کی ضرورت ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے محترمہ عظمیٰ کاردار، مختلف donors اور دوسرے لوگوں کو شامل کریں۔ یہ سب آپ کی مدد کریں گے۔ خاص طور پر محترمہ عظمیٰ کار دار کی

donors تک رسائی ہے اور ان کی وساطت سے محکمہ کو اس حوالے سے اچھے funds بھی مل سکتے اور محکمہ progress کر سکتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3267 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3321 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں محکمہ کی طرف سے مہیا کردہ ونڈا کے نایاب ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3321: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام ویٹرنری ہسپتالوں میں جون 2019 سے اکتوبر 2019 تک 5 ماہ تک جانوروں کے لئے ونڈا جو کہ محکمہ کی طرف سے مہیا کیا جاتا تھا نایاب ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تین ماہ نئی پروکیورمنٹ پالیسی کا بہانہ بنا کر ونڈا سپلائی بند رکھی گئی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) ونڈا کی سپلائی بلا تعطل جاری رہتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ جون سے اکتوبر تک لوگوں کو اپنے جانوروں کے لئے ونڈا میسر نہیں آ سکا جبکہ اس سے پہلے تواتر کے ساتھ sale point پر ونڈا

پہنچتا تھا۔وہاں پر گوجرانوالہ ویٹرنری ہسپتال کا ایک ہی sale point ہے۔جواب میں بتایا گیا ہے کہ ونڈا کی سپلائی بلا تعطل جاری رہتی ہے۔میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ سال 2019 میں جون سے اکتوبر تک گوجرانوالہ میں کتنا ونڈا بھجوایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر! جون، جولائی، اگست، ستمبر اور اکتوبر 2019 کے دوران تقریباً ایک لاکھ ونڈا کے bags گوجرانوالہ میں سپلائی کئے گئے ہیں۔ان کی تفصیل بھی معزز ممبر کے ساتھ share کی جاسکتی ہے۔اس میں گوجرانوالہ، کامونکی اور نوشہرہ ورکاں کے علاقے شامل ہیں۔سال 2019 کے ان پانچ مہینوں میں ونڈا کے ایک لاکھ bags supply کئے گئے ہیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر!منسٹر موصوف نے بتایا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں سال 2019 کے دوران ونڈا کے ایک لاکھ bags بھجوائے گئے ہیں۔گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے اور اس کے main sale point میں تین مہینے ونڈا available نہیں رہا۔میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب اپنے طور پر اس حوالے سے ایک special report منگوائیں کہ آیا یہاں پر ونڈا کی availability رہی ہے یا نہیں؟اس عمل سے محکمہ کی کارکردگی بہتر ہوگی اور یہ آپ کے لئے بھی فائدہ مند ہوگا۔شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے اور وہاں پر ونڈا ہر صورت مہیا ہونا چاہئے۔ونڈے کے بغیر تو کام نہیں چلتا۔آپ اپنے محکمہ سے کہیں کہ وہاں پر ونڈا سپلائی کر دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3338 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال آغا علی حیدر کا ہے۔جی، آغا صاحب!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3341 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب کے ویٹرنری ہسپتالوں میں منہ کھر کی بیماری کی ویکسین کے ناپید ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***3341: آغا علی حیدر:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔134 ننکانہ صاحب میں جانوروں میں منہ کھر کی بیماری عام ہو چکی ہے جس سے متعدد جانور مر چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ننکانہ صاحب کے ویٹرنری ہسپتالوں میں منہ کھر کی ویکسین دستیاب نہ ہے جس کی وجہ سے جانوروں کا علاج نہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس حلقہ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں مذکورہ ویکسین فراہم کرنے کو تیار ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے ۔ حکومت اس حلقہ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں منہ کھر کی ویکسین مناسب مقدار میں فراہم کرتی ہے جو کہ جانوروں کو لگائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال دو سال پہلے کیا تھا شُکر ہے کہ اس کا جواب آ گیا ہے تو محکمہ لائیو سٹاک کی بڑی مہربانی لیکن ضلع ننکانہ میں ان کے حالات بہت ہی بُرے ہیں۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ جانوروں کی بیماری منہ کھر کی ویکسین دستیاب ہے اور میں نے جو سوال کیا ہے وہ غلط ہے۔ میں آپ کو گارنٹی سے بتا سکتا ہوں کہ وہاں کسی بھی ڈسپنسری سے منہ کھر کی ویکسین نہیں مل رہی۔ میں نے دو سال پہلے یہ سوال کیا تھا لیکن ابھی تک بھی ویکسین نہیں مل رہی۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیءصدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! محکمہ نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ وہاں پر جانور نہیں مر رہے۔ وہاں پر جانور مر رہے ہیں تو میں نے یہ سوال کیا تھا۔ میں وزیر موصوف کو پہلے بھی 70 دفعہ بتا چکا ہوں کہ ضلع ننکانہ صاحب میں جانوروں کے لئے کوئی بھی دوائی نہیں ہے اور اگر کوئی دوائی ڈسپنسری تک پہنچی ہے تو وہ expire ہو چکی ہوتی ہے۔ محکمہ نے وہاں پر جو انچارج لگایا ہوا ہے وہ سب سے زیادہ corrupt آدمی ہے وہ ساری ویکسین باہر ہی بیچ دیتا ہے اور جو تھوڑی بہت ویکسین expire ہو جاتی ہے وہ ڈسپنسریز میں بھیج دی جاتی ہے۔ وزیر موصوف میرے سوال کا صحیح جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! معزز ممبر آغا علی حیدر میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن میں ان کے نکتہ نظر سے اتفاق نہیں کروں گا۔ ان کے پاس کسی جگہ کا کوئی specific issue ہے تو میں کسی integrity والے بہترین افسر سے اس کی independent inquiry کرا لیتا ہوں۔ معزز ممبر نے جانوروں کے مرنے کی جو بات کی ہے یہ بات درست نہیں ہے۔ منہ کھر کی بیماری جب کسی بھی جگہ پر آتی ہے تو ہم وہاں پر ویکسین میسر کرتے ہیں اور میرے پاس اُس کا پورا پچھلے چار پانچ سال کا ریکارڈ دستیاب ہے۔ پچھلے سالوں کے مقابلے میں 2019 میں outbreaks زیادہ تھیں لیکن اُس کو ویکسین کے ذریعے cater کیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ! آپ اس کی انکوائری کرا لیں اور اگلے اجلاس میں آپ انکوائری رپورٹ پیش کر دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ جو generalize statement ہے کہ across the board expired vaccination لگ رہی ہے، یہ درست نہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 2019 میں کیا تھا اس کا جواب 2021 میں آیا ہے۔ میں پھر بھی کہتا ہوں کہ وزیر موصوف انکوائری کروا لیں اور اُس انکوائری میں مجھے بھی بُلا لیں تو میں سب کچھ بتا دوں گا کہ ضلع ننکانہ میں کیا حالات ہیں۔ میں اُس انکوائری میں expired vaccine بھی لا کے دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ! آپ انکوائری کرا لیں اور اُس انکوائری میں آغا علی حیدر صاحب کو بھی بلا لیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ سوال 14۔اکتوبر 2019 کو کیا گیا تھا ہم نے اس کا جواب 18 دسمبر 2019 کو دے دیا تھا۔ ہمارے محکمے کی ذمہ داری آپ کے اس forum پر جواب جمع کرانا ہے پھر آپ حکم دیتے ہیں کہ کس محکمے کے سوالات کو کب take up کرنا ہے۔ میں بارہا کوشش اور گزارش بھی کرتا رہا کہ ہمارے محکمے کے سوالات لئے جائیں کیونکہ ہمارے سوالات بہت پرانے ہو گئے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! وزیر موصوف بہت شریف آدمی ہیں ان کا کوئی issue نہیں ہے۔ ان کے محکمے کے پارلیمانی سیکرٹری [**********]ہیں یہ ساری باتیں غلط کرتے ہیں۔ سارے کٹے تو یہ کھا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ بھی مجھے پارلیمانی سیکرٹری کی طرح صحت مند لگ رہے ہیں۔(قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری request ہو گی کہ معزز ممبر نے جو الفاظ پارلیمانی سیکرٹری کے متعلق استعمال کئے ہیں ان الفاظ کو expunge کر دیا جائے کیونکہ یہ irrelevant remarks ہیں اس ہاؤس کی کارروائی سے ان الفاظ کی کوئی relevancy نہیں ہے لہٰذا ان الفاظ کو ہاؤس کی کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، irrelevant remarks expunge کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کے سوال نمبر 3485 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال نمبر 3486 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3612 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مویشی پال سکیم کے تحت 2019 تا حال فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3612: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مویشی پال سکیم کے تحت کاشتکاروں کو آسان اقساط پر قرضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دودھ اور گوشت کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) مویشی پال سکیم کے لئے تحت 2019 سے آج تک کتنا فنڈ رکھا اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز 2019 اور آج تک فنڈ کن کن علاقوں کے زمینداروں کو دیا گیا علاقہ وار ناموں کی تفصیل اور رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) اس قسم کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ایسی سکیم نہیں ہے تو دیہاتی علاقوں میں خواتین کو کس سکیم کے تحت بھینس اور گائے دی جارہی ہیں اور فربہ کٹا سکیم کس سکیم کا حصہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر! جز (الف) کے اندر پوچھا گیا ہے کہ حکومت مویشی پال سکیم کے تحت کاشتکاروں کو آسان اقساط پر قرضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کریں؟ محکمہ لائیو سٹاک، حکومت پنجاب کسی قسم کا کوئی قرضہ کسی بھی ذمہ دار کو نہیں دے رہا۔ جہاں تک کٹا فربہ اور کٹا بچاؤ سکیم کا تعلق ہے جن زمینداروں کے پاس پہلے ہی کٹے موجود ہیں وہ اُن کو سرکار کے بنائے ہوئے طریقے کے مطابق اگر پالیں گے اور اُن کی حفاظت کریں گے تو اُن کو سبسڈی دی جائے گی جو ایک سکیم میں 4,500روپے فی کٹا ہے اور کٹا پال سکیم کے اندر تقریباً 4,000روپے فی کٹا ہے تو کسی کو بھی کسی بھی صورت میں کوئی قرضہ نہیں دیا جارہا۔ اس قسم کی کوئی سکیم نہیں ہے صرف سبسڈی کی سکیم چل رہی ہے جو زمیندار ہمارے اُس معیار پر پورا اُترتا ہے اور ہمیں apply کرتا ہے ہم اُس کو ضرور facilitate کرتے ہیں۔ شکریہ

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وضاحت کریں کہ حکومت نے گوشت اور دودھ کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کون سے اقدامات اُٹھائے؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔اس کا مطلب ہے کہ حکومت نے گوشت اور دودھ کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اُٹھائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر! ان کے سوال کو میں دہرا دیتا ہوں انہوں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دودھ اور گوشت کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے وجہ بیان فرمائیں؟ اور اس کا محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔اس کے حوالے سے ہم نے بہت سے steps لئے ہیں جس میں ایک project جو گوشت کو بڑھانے کے حوالے سے feedlot fattening and save the calf کا ہے وہ بھی چل رہا ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، rural poultry کا پروگرام بھی چل رہا ہے اور vaccination کے پروگرام بھی چل رہے

ہیں۔ہم livestock کی genetic improvement کے لئے بہترین insemination مہیا کر رہے ہیں۔ہم تفصیلاً بتاسکتے ہیں کہ کتنی multiple چیزیں چل رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب کو میری بات سمجھ نہیں آرہی اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سکیم صحیح نہیں ہے تو آپ اس کی وضاحت کریں کہ اگر دودھ اور گوشت کی قلت مٹانے کے لئے محکمہ نے کوئی اقدامات اُٹھائے ہیں تو at least آپ اس سوال کے جواب میں mention تو کریں کہ کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟ آپ نے جواب میں بس یہ لکھ دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔میں نے یہ نہیں پوچھا کہ یہ درست ہے کہ نہیں۔میں نے آپ سے details مانگی ہیں کہ کیا حکومت نے گوشت اور دودھ کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ انہیں detail دے دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں نے ان کے سوال کا نہایت سادہ ساجواب دیا ہے اور اس جواب کو محکمہ نے نہیں بلکہ میں نے خود ان کے سوال کا جواب دیا ہے میں ان کے سوال کو دہرارہاہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دودھ اور گوشت کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے وجہ بیان فرمائیں؟اور اب اس کا جو جواب دیا ہے وہ بھی دہرا دیتا ہوں کہ یہ درست نہ ہے کہ کوئی اقدامات نہیں اٹھائے۔اگر آپ کا سوال ہوتا کہ اس کی تفصیل دیں تو ہم آپ کو اس کی تفصیل ضرور دیتے اور اس کی تفصیل ابھی اس اجلاس کے بعد آپ کو مل جائے گی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مجھے اس کی تفصیل لے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جی، جناب سپیکر! میں ان کو اجلاس کے بعد محکمہ سے لے کر فراہم کردوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب چودھری اختر علی کا ہے۔جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3645 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے قیام اور مختلف شعبوں میں داخلہ جات سے متعلقہ تفصیلات

3645:* چودھری اختر علی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ -:

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کب بنی اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس میں کس کس شعبہ میں تعلیم دی جارہی ہے؟

(ب) اس کے صوبہ بھر میں کتنے کیمپس کہاں کہاں ہیں؟

(ج) اس یونیورسٹی کے تحت D.V.M کی کلاسز میں آخری دفعہ کب داخلہ ہوا ہے داخل ہونے والے طالب علموں کی تعداد کیمپس وار بتائیں؟

(د) ان میں داخلہ کا طریق کار بتائیں میرٹ کس طرح تشکیل دیا جاتا ہے؟

(ہ) ہر کیمپس میں داخل طالب علموں کا نام ولدیت مع ایف ایس سی کے نمبر ز بتائیں؟

(و) Open میرٹ کے علاوہ کس کس بنیاد پر داخلہ دیا گیا ہے ان میں داخل طالب علموں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 8 جون 2002 کو بنائی گئی اس کا کل رقبہ 54 ایکڑ، 3 کنال اور 11 مرلے ہے۔ یونیورسٹی میں 80 شعبہ جات کی تعلیمات دی جارہی ہیں۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی کے صوبہ بھر میں کیمپس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ سٹی کیمپس لاہور

2۔ راوی کیمپس پتوکی، قصور

3۔کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، جھنگ کیمپس

4۔خان بہادر چوہدری مشتاق احمد کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، نارووال کیمپس

5۔پیرا ویٹرنری انسٹیٹیوٹ، لیہ کیمپس

(ج) یونیورسٹی کے تحت DVM کی کلاسز میں آخری دفعہ داخلہ 20-2019 سیشن میں ہوا ہے اور DVM میں داخل ہونے والے طالب علموں کی تعداد کیمپس وار درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام کیمپس	تعداد طالب علم
1۔	سٹی کیمپس لاہور	211
2۔	جھنگ کیمپس	96
3۔	نارووال کیمپس	43

(د) ان میں داخلہ کا طریق کار مندرجہ ذیل ہے۔

#(F.Sc 50% weightage)

#MDCAT Current Year)50% weightage)

مجوزہ طریق کار کا نوٹیفکیشن (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) ہر کیمپس میں داخل طالب علموں کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) OPEN میرٹ کے علاوہ داخل طالب علموں کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں سوال کیا تھا کہ صوبہ بھر میں یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے کتنے کیمپس اور کہاں کہاں ہیں؟ اس کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ یونیورسٹی کے صوبہ بھر میں پانچ کیمپس ہیں جس میں سٹی کیمپس لاہور، راوی کیمپس پتوکی ، قصور، کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، جھنگ کیمپس، خان بہادر چوہدری مشتاق احمد کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز ، نارووال کیمپس اور پیرا ویٹرنری انسٹیٹیوٹ، لیہ کیمپس ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز(ج) میں بتایا ہے کہ تین کیمپسز میں

داخلے ہو رہے ہیں لیکن DVM کے راوی کیمپس، پتوکی، قصور کیمپس میں داخلے کیوں نہیں کئے جا رہے؟ اس کی وجہ بیان کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اس میں جو تین کیمپسز ہیں ان کے داخلے لاہور کیمپس regulate کرتا ہے اور جو جھنگ کیمپس اور نارووال کیمپس ہے وہ independently داخلے کرتے ہیں اور جو کیمپسز اس میں mention نہیں ہیں ان کے داخلے لاہور کیمپس کے ذریعے کئے جاتے ہیں اس لئے ان کا ذکر جواب میں نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا محترم منسٹر صاحب! سے دوبارہ یہی سوال ہے کہ اگر راوی کیمپس پتوکی، قصور کے داخلے لاہور میں ہی کئے جاتے ہیں تو باقی تین کیمپسز میں بھی انہوں نے داخلے کئے ہیں۔ کیا ان دو کیمپسز میں students ہی نہیں آئے یا انہوں نے DVM میں کسی اور وجہ سے داخلے نہیں کئے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ قصور کیمپس کے لئے داخلہ فام لاہور سٹی کیمپس ہی process کرتا ہے اور جو students لاہور پڑھنا چاہتے ہیں ان کو لاہور داخلہ دیا جاتا ہے اور باقیوں کو پتوکی، قصور میں جو راوی کیمپس ہے وہاں داخلہ دیا جاتا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں محترم منسٹر صاحب سے پھر وہی سوال کروں گا کہ اگر لاہور کیمپس داخلے کرتا ہے تو کیا وہ ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ وہ قصور کے قریب رہنے والے students کو قصور کیمپس میں ہی بھیج دے اور پتوکی کے قریب رہنے والے students کو پتوکی کیمپس میں بھیج دے۔ ان کا داخلہ ان کے متعلقہ کیمپسز میں کر دیا جائے۔ کیا یہ ضرورت آج تک کسی نے محسوس ہی نہیں کی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر) جناب سپیکر! داخلے تو میرٹ کے حساب سے ہی ہوتے ہیں یعنی جس بچے کے زیادہ مارکس ہیں وہ خود فیصلہ کرے گا کہ

میں لاہور پڑھنا چاہتا ہوں یا کہیں اور پڑھنا چاہتا ہوں۔ اگر قصور سے کوئی بچہ زیادہ مارکس لیتا ہے اور وہ اس کیمپس میں پڑھنا چاہتا ہے تو اس پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ داخلے 100 فیصد میرٹ پر ہوتے ہیں جس میں کسی کی کوئی discretion نہیں ہے وہ ایک prescribed طریق کار ہے اس کے مطابق ہی داخلے ہوتے ہیں۔ ہم اپنی مرضی سے کسی بچے کو کسی کیمپس میں بھیج سکتے ہیں اور نہ کہیں سے نکال سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کے تین چار سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! وہ تو ایک ہی سوال تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے ایک ہی سوال تین بار دہرایا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ذرا مہربانی کریں یہ بہت اہم سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ اپنا آخری سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب! سے ایک اور ضمنی سوال ہے کہ DVM میں open merit پر جو داخلے ہوتے ہیں ان کے علاوہ کیا self-finance کے تحت بھی داخلے کئے جا رہے ہیں اور اگر کئے جا رہے ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمارے پاس open merit کے علاوہ مختلف quotas ہیں جس میں ہمارے ویٹنری آفیسرز کے بچوں کا کوٹا ہے، فاٹا کا کوٹا ہے، بلوچستان کا کوٹا ہے، disabled persons کا کوٹا ہے، foreign students کا کوٹا ہے، آرمی اور نیوی کے بچوں کا کوٹا ہے، ہماری یونیورسٹی کے non-teaching staff کا کوٹا ہے اور sports کا کوٹا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! وہ self-finance کا پوچھ رہے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر! جی، 50 studentsہیں جو کہ self-financeکے تحت evening classesمیں پڑھتے ہیں جبکہ morning classesمیں یہ سب کوٹے ہیں جو میں نے بتا دیئے ہیں اور اگر کوئی بچہ eveningمیں پڑھنا چاہے توself-financeپر پڑھ سکتا ہے ان کی تعداد50ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب نے کہا کہ night classesہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! nightنہیں انہوں نے evening classesکا بتایا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! چلیں مان لیتے ہیں evening classesمیں بچوں کو self-financeمیں داخلہ دیا جاتا ہے ۔کیا یہ مجھے open meritاور self-financeکی فیس کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ انہیں detailsدے دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر! فیس کے حوالے سے میں انہیں مکمل تفصیل لے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ اس پر fresh questionلے آئیں۔اب اگلا سوال آغا علی حیدر کا ہے۔جی، آغا صاحب!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3737ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: کٹاپال سکیم کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3737: **آغا علی حیدر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں جو کٹاپال سکیم کے لئے ہر یونین کونسل میں 2۔2افراد کو 6500روپے فی کس دیئے جارہے ہیں ان کا کیا طریق کار، معیار اور پیمانہ ہے؟

(ب) کن کن افراد کو دیئے جارہے ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں جو کٹاپال سکیم چل رہی ہے اس کے تحت یونین کونسل میں 2-2 افراد کی تعداد متعین نہیں ہے اور ضلع ننکانہ صاحب میں کٹا پال سکیم کے لئے 141 فارمرز کے 700 کٹے رجسٹرڈ کئے گئے اور فی کس جانور 4000 روپے بطور سبسڈی دیئے جارہے ہیں۔ ضلع ننکانہ صاحب میں جو کٹا پال سکیم چل رہی ہے۔ ان کا طریق کار، معیار اور پیمانہ مندرجہ ذیل ہے:

1۔ ضلع ننکانہ صاحب کے تمام فارمرز حضرات درخواست دینے کے اہل ہیں۔

2۔ کٹے ایک دن سے 1.5 سال تک کی عمر کے رجسٹرڈ کئے جائیں گے۔

3۔ایک فارمر زیادہ سے زیادہ 25 کٹے رجسٹرڈ کرواسکتا ہے۔

4۔ کٹے متبادل خوراک / ٹی۔ایم۔ آر پر پالے جائیں گے۔

5۔ رجسٹریشن کے بعد سے 90 دن تک کٹے پالنے کی تصدیق کے بعد مالکان کو مبلغ -/4000 روپے فی کٹا محکمہ کی طرف سے مالی معاونت دی جائے گی۔

6۔ جو کٹے محکمہ کی طرف سے مقرر کردہ وزن (کم از کم 700 گرام اوسطاًروزانہ) کے مطابق بڑھوتری نہیں کریں گے ان کو سکیم سے خارج کر دیا جائے گا۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں جن افراد کو کٹا پال سکیم میں رجسٹرڈ کیا گیا۔ ان کے نام کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! ضمنی سوال کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم ضلع ننکانہ صاحب میں کٹا پال سکیم کے لئے 141 فارمرز کو پیسے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ میری بات غور سے سنیں کیونکہ میں ایک بڑا انکشاف کرنے والا ہوں جو شاید اس اسمبلی میں پہلے کسی نے نہیں کیا۔ ان میں سے تقریباً ایک سو بندوں کو میں جانتا ہوں جن کے پاس کٹے نہیں ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جن کے پاس کٹے ہیں اور ان کو پیسے نہیں مل رہے۔ یہ مجھے ان 141 بندوں میں سے ایک بھی بندہ ثابت کر دیں کہ جس کے پاس 25

کٹے ہوں۔ یہ زیادتی والی بات ہے۔ میں بارہا یہ بات کر چکا ہوں کہ ننکانہ میں اتنی کرپشن ہو رہی ہے کہ آپ کی سوچ ہو گی۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں گا کہ وہاں ایک ملازم نے اپنے بھائی کو ہی کٹے دے دیئے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ سسٹم کیسے چلے گا؟ وہاں کے ملازمین خود ہی کھا رہے ہیں اور خود ہی سارا کچھ کر رہے ہیں۔ میں گارنٹی سے اس ایوان میں کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ ان 141 بندوں میں سے ایک بندے کے پاس بھی اگر 25 کٹے ہیں تو میں اس کا گنہگار ہوں۔ ان کو پیسے کیوں اور کس طریقے سے مل رہے ہیں؟ ہم وہاں ایم۔پی۔اے ہیں لیکن کسی نے ہم سے نہیں پوچھا کہ کوئی ایسا بندہ ہے جس کے پاس کٹے ہیں اور اس کو پیسے دیئے جائیں۔ ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں گارنٹی سے کہہ رہا ہوں اور اس ایوان میں کھڑے ہو کر بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے جس طرح فرمایا ہے اگر یہ جواب میں پڑھیں تو ہم نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ یہ جو 141 بندے ہیں ان سب کے پاس 25/25 کٹے رجسٹرڈ ہیں۔ ان 141 میں سے سب کے پاس 25/25 کٹے رجسٹرڈ ہوں تو وہ تین ہزار سے زیادہ بن جاتے ہیں۔ ہمارے پاس جو 141 بندے رجسٹرڈ ہیں ان میں سے کسی کے پاس 5 کسی کے پاس 10 کٹے اور کسی کے پاس ایک کٹا ہے۔ میں ایک اور گزارش کرتا ہوں کہ ان 700 میں سے 19 ایسے ہیں جن کو reject کیا گیا ہے، جن کے نام غلط تھے یا جنہوں نے سرکار کے طریق کار کو نہیں اپنایا۔ اگر معزز ممبر کے پاس کوئی specific example یا کوئی specific چیز ہے تو میں کھلے دل کے ساتھ ان کی اس رہنمائی سے اپنے محکمہ کی correction چاہوں گا۔ میں بالکل clear ہوں کہ اگر ہمارا کوئی ٹیم ممبر غلط کر رہا ہے تو میں خود بھی جوابدہ ہوں اور میری پوری ٹیم بھی جوابدہ ہے۔ ہم اس کو بہت openly accept کریں گے لیکن یہ ہمیں specifically guide کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے 25 کٹوں کا کہا ہے۔ اگر ان میں سے کسی کے پاس 5,6 یا 9 کٹے بھی ہیں تو پھر بھی میں گنہگار ہوں۔ وہاں بہت بڑی کرپشن ہو رہی ہے اور وہاں حالات بہت خراب ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اس معاملے کی بھی انکوائری کرا لیتے ہیں۔ ہم معزز ممبر کو ساتھ رکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ اس کی بھی انکوائری کرا لیں۔ آغا صاحب! یہ آپ کو بھی بلا لیں گے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں on the floor of the House بات کر رہا ہوں کہ وہاں اتنی بڑی کرپشن ہو رہی ہے۔ میں آپ کو گارنٹی سے کہہ رہا ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے۔ آپ نے جس طرح فرمایا ہے کہ انکوائری کرا لیں۔ ننکانہ صاحب کے اس issue پر کمیٹی بنا دیں۔ ڈیپارٹمنٹ کا بندہ منسٹر صاحب دے دیں گے اور معزز ممبر ساتھ جا کر کٹوں کو verify کر لیں۔ ان کی سربراہی میں کمیٹی بنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آغا صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں گارنٹی سے بتا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ انکوائری میں گارنٹی کے ساتھ بتا دیجئے گا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! انکوائری نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ انکوائری ہو گی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! انکوائری کب ہو گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! وہ آپ کو inform کر دیں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

مویشیوں سے دودھ جلد اور زیادہ حاصل کرنے کے لئے ممنوعہ انجکشن استعمال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***2019: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اکثر مویشی مالکان زیادہ اور جلد دودھ حاصل کرنے کے لئے گائے اور بھینسوں کو مختلف اقسام کے Injections لگاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جانورں کو مذکورہ Injections لگا کر حاصل کیا گیا دودھ انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ Injections لگانے سے جانور بھی شدید متاثر ہوتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ معزز عدالت عالیہ مذکورہ Injections پر پابندی لگا چکی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکور Injections کی خرید وفروخت اور استعمال روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان اس پر پابندی لگا چکی ہے۔

(ج) جواب جز(ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) جواب جز(ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) انسانی اور جانوروں کی صحت پر اس ٹیکہ کے اثرات کو دیکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں مکمل دفاع کیا اور پورے ملک میں اس پر پابندی عائد کروائی۔

پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کا قیام اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*2043: **چودھری اشرف علی:** کیاوزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) Poultry Research Institute Rawalpindi کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور یہ کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) Poultry Research Institute Rawalpindi کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس وقت مذکورہ Poultry Research Institute پر کتنی اقسام کی مرغیوں کے کتنے Flocks موجود ہیں؟

(د) جنوری 2018 سے آج تک مذکورہ Poultry Research Institute پر مرغیوں کے کتنے Flocks تیار کئے گئے اور ان کی فروخت سے کتنی آمدن حاصل ہوئی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، راولپنڈی کا قیام 1975 میں عمل میں لایا گیا اور یہ ادارہ 56 کنال رقبہ پر محیط ہے

(ب) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، راولپنڈی کے قیام کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں۔

1۔ مرغیوں کی مختلف بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام

2۔ عمدہ نسل کی دیہی مرغیوں کا فروغ

3۔ مرغبانی سے متعلقہ تعلیم و تربیت کی فراہمی،

4۔ پولٹری سیکٹر سے متعلقہ قوانین کا نفاذ

5۔ دیہی و تجارتی مرغبانی کے لئے مختلف شعبوں کے مسائل پر تحقیق کرنا۔

(ج) اس وقت مذکورہ Poultry Research Institute پر درج ذیل اقسام کی مرغیوں کے flocks موجود ہیں۔

نمبر شمار	اقسام	تعداد
1	گولڈن(Rhode Island Red)	1300
2	مصری(Fayoumi)	2400
3	بلیک آسٹرالارپ(B. Australorp)	2020
4	گنجی(Naked Neck)	230
5	دیسی(Desi)	625
6	ریفی(RIFI Cross)	1190
7	فری(FIRI Cross)	857
	کل میزان	8622

(د) جنوری 2018 تاجون 2021 پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ پر فلاک کی تعداد کل 87356 پرندے رہی۔ جن سے 2009036 چوزوں کی بدولت 34.88 ملین روپے کی آمدن حاصل ہوئی۔

سرگودھا: پی پی۔ 72 بھیرہ میں ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریوں کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3267: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ(سرگودھا) میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹر اور دیگر عملہ کام کر رہا ہے کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں؟

(ج) کون کون سے ویٹرنری ہسپتال اورڈسپنسریوں میں ڈاکٹر اور عملہ نہ ہونے کی وجہ سے عملاً بند ہیں؟

(د) ان کی عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) کیاان میں جانوروں کا مناسب علاج ہوتا ہے اوران کے لئے ویٹرنری ادویات میسر ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی بلڈنگ جو خستہ حالت میں ہیں ان کو بنانے اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز تحصیل بھیرہ کے ویٹرنری ہسپتال میں میڈیسن کی مد میں 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈز دیا گیا ہے اور ان فنڈز کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں کل 4 ویٹرنری ہسپتال اور 7 ڈسپنسریاں ہیں۔ان کے محل وقوع کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری	مقام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال بھیرہ	نزد تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ
2۔	سول ویٹرنری ہسپتال میانی	ملک وال روڈ میانی
3۔	سول ویٹرنری ہسپتال چک مبارک	نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک مبارک
4۔	سول ویٹرنری ہسپتال سردار پور نون	نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سردار پور نون
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری مڈ پر گانہ	گاؤں مڈ پر گانہ ملحقہ جناز گاہ مڈ پر گانہ
6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جگت پور	نزد گورنمنٹ پرائمری سکول دھوپ سڑی
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کلیان پور	نزد بنیادی ہیلتھ یونٹ ملکوال روڈ کلیان پور
8۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ویرووال	نزد گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ویرووال
9۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری حضور پور	بھیرہ ملکوال روڈ مین حضور پور
10۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری طرطی پور	نزد ڈیرہ گوندلا والہ طرطی پور
11۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری خان محمد والا	نزد پل نہر خان محمد والا

(ب) مذکورہ ویٹرنری اداروں میں 3 ویٹرنری ڈاکٹر اور 42 کی تعداد میں دیگر عملہ کام کر رہا ہے۔جبکہ ان اداروں میں 13 اسامیاں خالی ہیں۔جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری	نام اسامی مع سکیل	تعداد خالی اسامی
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال بھیرہ	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر BS-19	01
		ویٹرنری اسسٹنٹ BS-9	02
		کیٹل اٹنڈنٹ BS-1	02
2۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری مڈ پر گانہ	ویٹرنری آفیسر BS-17	01
		سینٹری ورکر BS-1	01
3۔	سول ویٹرنری ہسپتال چک مبارک	ویٹرنری آفیسر BS-17	01

4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری خان محمد والا	ویٹرنری اسسٹنٹ BS-09	01
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کلیان پور	کیٹل اٹنڈنٹ BS-1	01
		سینٹری ورکر BS-1	01
6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری حضور پور	سینٹری ورکر BS-1	01
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جگت پور	سینٹری ورکر BS-1	01
	ٹوٹل		13

(ج) کوئی ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری عملہ کی کمی کی وجہ سے بند نہ ہے۔

(د) مذکورہ ویٹرنری اداروں کی عمارات کی حالت بہتر ہے۔ جبکہ سول ویٹرنری ہسپتال میانی کی حالت خراب ہے۔

(ہ) جی، ہاں! مذکورہ ویٹرنری اداروں میں جانوروں کا مناسب علاج ہوتا ہے اور ویٹرنری ادویات مناسب مقدار میں موجود ہیں۔

(و) جی، ہاں! حکومت سول ویٹرنری ہسپتال میانی کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ تحصیل بھیرہ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں میڈیسن میں کوئی فنڈ نہ دیا گیا تاہم ادویات فراہم کی گئیں۔

تحصیل صادق آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3336: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل صادق آباد میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) کیا صادق آباد میں موبائل ویٹرنری ہسپتال کی سہولت موجود ہے؟

(ج) صادق آباد میں سالانہ اوسطاً کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د) صادق آباد میں قائم ویٹرنری ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر مستقل تعینات عملہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) تحصیل صادق آباد میں کل 16 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریز ہیں۔

(ب) جی، ہاں۔

(ج) صادق آباد میں سالانہ اوسطاً ایک لاکھ بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(د) صادق آباد میں قائم ویٹرنری ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر مستقل عملہ کی تفصیل (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کی کارکردگی اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3485: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کی گزشتہ ایک سال کی کارکردگی کیا ہے؟

(ب) لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کو مالی سال 2019-20 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کی گزشتہ ایک سال (2020-21) کی کارکردگی حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	Service Provider	تعداد عارضی طور پر رجسٹرڈ
1	سیمن پروڈکشن یونٹ	20
2	سیمن درآمد کرنے والے	27
3	سیمن ڈسٹری بیوٹر	130
4	مصنوعی نسل کشی کرنے والے ادارے	08
5	مصنوعی نسل کشی کرنے والے ٹیکنیشنز	3244
6	بفلو بریڈرز ایسوسی ایشن پنجاب	02

اس کے علاوہ ساہیوال نسل کی اوصاف اور پرکھنے کے معیار کی کتاب بھی شائع کی گئی۔

(ب) لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کو مالی سال 2019-20 میں کل 6.425 ملین فنڈز فراہم کئے گئے۔

لاہور: سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں ذبح کردہ جانوروں کے معیار سے متعلقہ تفصیلات

*3486: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں روزانہ کتنے جانور ذبح کئے جاتے ہیں؟

(ب) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں کیا جانور ذبح کرانے کے لئے کوئی فیس بھی مقرر کی گئی ہے؟

(ج) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں صحت مند جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے چناؤ کا کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں روزانہ اوسطاً500 بڑے جانور اور 6000 چھوٹے جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔

(ب) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں بڑا جانور ذبح کرنے کی فیس فی جانور 800 روپے اور چھوٹا جانور ذبح کرنے کی 135 روپے مقرر کی گئی ہے۔

(ج) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں صحت مند جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے ہر جانور کا Antemortem/Postemortem تربیتی یافتہ ویٹرنری ڈاکٹروں کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر جانور کو سلاٹر ہاؤس کی منظور شدہ سٹیمپ کے ساتھ QR Verifiable Tag لگایا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: چولستان یونیورسٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز میں ٹیچنگ سٹاف اور وی سی کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3750: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چولستان یونیورسٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز بہاولپور کس جگہ اور کس بلڈنگ میں کام کر رہی ہے؟

(ب) اس کی اپنی بلڈنگ کہاں تعمیر ہو رہی ہے اور کب تک مکمل ہو گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس یونیورسٹی میں دو سمیسٹر میں داخلے ہو چکے ہیں مگر اس میں ٹیچنگ سٹاف کے ساتھ ساتھ دیگر اعلیٰ عہدے خالی ہیں خاص کر V.C کی تعیناتی ابھی تک نہیں ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی میں V.C سمیت تمام خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن No.563-2015/521-CS.II Dated 20.05.2015 کے تحت چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، بہاولپور کو چک نمبر 11/B.C نزد D.H.A بہاولپور میں 1000 ایکڑ زمین الاٹ کی گئی ہے اور یہ یونیورسٹی اسی زمین پر تعمیر شدہ عمارات میں کام کر رہی ہے۔

(ب) جیسا کہ سوال الف میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ یونیورسٹی چک نمبر 11/BC نزد D.H.A بہاولپور میں حکومت پنجاب کے پراجیکٹ "Establishment of Cholistan University of Veterinary and Animal Science,Bahawalpur" کے تحت تعمیر ہو رہی ہے اور اس کی مدت تکمیل 30.12.2020 مقرر تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یونیورسٹی میں دو سمسٹر میں داخلے ہو چکے ہیں مزید یہ کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سجاد خان مورخہ 25.01.2020 سے پہلے باقاعدہ وائس چانسلر تعینات ہو چکے ہیں اور اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات میں 101 اساتذہ اکرام اور دیگر عہدہ داران خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے پروفیسر ڈاکٹر محمد سجاد خان کو مورخہ 25.01.2020 سے پہلے باقاعدہ وائس چانسلر کے طور پر تعینات کر دیا ہے اور اسکے علاوہ باقی خالی اسامیوں کو پر کرنے کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: پی پی۔154 اور داروغہ والا میں ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریوں کی تعداد اور ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*3773: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 154 اور داروغہ والا ٹاؤن لاہور میں کہاں کہاں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی صورتحال کیسی ہے؟

(ج) ان ڈسپنسریوں اور ویٹرنری ہسپتالوں میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د) کیا ان میں ڈاکٹرز اور دیگر ملازمین پورے ہیں ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی ادویات دستیاب ہیں ان کے سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(و) اس علاقہ میں مزید ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری حکومت کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی۔ 154 اور داروغہ والا ٹاؤن لاہور میں کوئی ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری موجود نہ ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(و) حکومت اس حلقہ میں کوئی نیا ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری کھولنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

پنڈ دادنخان میں ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری کے اوقات اور ایمرجنسی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3833: جناب ناصر محمود:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل پنڈ دادنخان (جہلم) میں کتنے ویٹرنری ہسپتال/ ڈسپنسری کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں شام/ رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

(د) اس تحصیل میں ویٹرنری ہسپتال/ ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹرز وعملہ کے نام وعہدہ جات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) حکومت مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کے مسائل کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز تحصیل پنڈ دادنخان میں میڈیسن کی مد میں 18-2017 اور 19-2018 میں کتنا فنڈز دیا گیا ہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) تحصیل پنڈ دادنخان جہلم میں چار ویٹرنری ہسپتال اور دو ڈسپنسریز قائم ہیں۔ جن کے محل وقوع کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ ویٹرنری ہسپتال پنڈ دادنخان

2۔ ویٹرنری ہسپتال للّٰہ

3۔ ویٹرنری ہسپتال پنن وال

4۔ ویٹرنری ہسپتال جلال پور شریف

5۔ ویٹرنری ڈسپنسری کانیاوالا

6۔ ویٹرنری ڈسپنسری چک دانیال

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) مذکورہ تحصیل کے ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹر و عملہ کے نام و عہدہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ڈاکٹر / اہلکار	عہدہ	جگہ تعیناتی
1۔	ڈاکٹر محمد احمد	ویٹرنری آفیسر	ویٹرنری ہسپتال پنن وال
2۔	عظمت اقبال	اے آئی ٹی	اے آئی سنٹر پنن وال
3۔	محمد عظیم	ویٹرنری اسسٹنٹ	ویٹرنری ہسپتال پنن وال
4۔	خالد محمود	ویٹرنری اسسٹنٹ	ویٹرنری ڈسپنسری چک دانیال
5۔	ریاست محمود	اے آئی ٹی	اے آئی سب سنٹر پنڈ دادنخان
6۔	سجاد حسین	ویٹرنری اسسٹنٹ	ویٹرنری ہسپتال جلال پور شریف
7۔	سمیر قادر	اے آئی ٹی	ویٹرنری ہسپتال جلال پور شریف
8۔	محمد کاشف	ویٹرنری اسسٹنٹ	ویٹرنری ہسپتال للہ
9۔	احسان الحق	اے آئی ٹی	ویٹرنری ہسپتال للہ

(ہ) حکومت مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کے مسائل بتدریج حل کر رہی ہے۔ نیز سال 18-2017 اور 19-2018 میں تحصیل پنڈ دادنخان کے ویٹرنری ہسپتالوں میں میڈیسن کی مد میں کوئی فنڈز نہ دیا گیا تاہم ادویات فراہم کی گئیں۔

فیصل آباد: محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کا سال کا بجٹ اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*3980: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ امور پرورش وڈیری ڈویلپمنٹ کا سال 20-2019 کا مد وائز بجٹ کتنا ہے کتنا خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) اس بجٹ سے کتنی رقم سے کس کس ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسری کی تعمیر کی جا رہی ہے؟

(ج) کتنی مالیت کی ادویات خرید کی جائیں گی اور کتنی مالیت کے کون کون سے ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کے لئے آلات یا مشینری خرید کی جائے گی؟

(د) کتنی رقم کس کس دفتر کی تزئین و آرائش پر خرچ کی جائے گی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہو گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش و ڈیری ڈویلپمنٹ کا سال 20-2019 کا بجٹ 359.092 ملین روپے ہے۔ جس کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بجٹ سے ضلع فیصل آباد میں سال 20-2019 میں کسی بھی ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری کی تعمیر نہ کی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں سال 20-2019 کے دوران 21.65 ملین روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔ مزید برآں کسی بھی ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں کے لئے اس سال کوئی نئی مشینری یا آلات نہ خریدے گئے۔

(د) کسی دفتر کی تزئین و آرائش نہ کی گئی ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر سال 20-2019 میں 318.820 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

فیصل آباد: محکمہ کے تحت ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

* **3981: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت کون کون منصوبے چل رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے ویٹرنری ہسپتال کہاں کہاں ہیں اور ان کا رقبہ کتنا ہے؟

(ج) فیصل آباد شہر میں ویٹرنری ہسپتال کتنے ہیں اور ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) فیصل آباد شہر میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں کتنے ملازمین ان میں کام کر رہے ہیں ان کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے اور ان کے انچارج صاحبان کون کون سے ملازمین ہیں ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت درج ذیل منصوبے چل رہے ہیں۔

1۔ کٹابچاؤ پروگرام 2۔ کٹا فربہ پروگرام 3۔ مرغیوں کی تقسیم

(ب) اس ضلع میں 94 ویٹرنری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ ان کے محل وقوع اور رقبہ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر میں 3 ویٹرنری ہسپتال ہیں اور ان میں 17 ملازمین تعینات ہیں جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں محکمہ کے تین دفاتر ہیں۔

ڈویژنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک فیصل آباد کمشنر کمپلیکس، اینٹی کرپشن بلڈنگ میں واقع ہے۔ اس میں 15 ملازم کام کر رہے ہیں۔ اس دفتر کا مالی سال 20-2019 ملازمین کا بجٹ 7.554 ملین روپے ہے۔ اور اس کے انچارج ڈویژنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک فیصل آباد BS-20 میں کام کر رہے ہیں۔

ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک، کمشنر کمپلیکس ای ڈی او پلازہ فیصل آباد میں ہے۔ اس میں 22 ملازمین کام کر رہے ہیں اس دفتر کا مالی سال 20-2019 ملازمین کا بجٹ 13.923 ملین روپے ہے اور اس کے انچارج ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک BS-19 میں کام کر رہے ہیں۔

ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک فیصل آباد شفاء خانہ حیوانات لیاقت روڈ فیصل آباد پر موجود ہے۔اس میں ایک ملازم کام کر رہا ہے۔ اس دفتر کا مالی سال 20-2019 ملازمین کا بجٹ1.340 ملین روپے ہے۔اور اس کے انچارج ڈپٹی ڈائریکٹر فیصل آباد BS- 18 میں کام کر رہے ہیں۔

قصور: ویٹرنری ہسپتال،ڈسپنسریاں اور موبائل یونٹ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3985:ملک محمد احمد خان:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) قصور ضلع کی حدود میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) کتنے موبائل یونٹ اس ضلع میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے مالی سال20-2019 کے اخراجات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) ان میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں ان میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں اور ان میں کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ان میں سے کس کس سنٹر کی عمارت خستہ حالت میں ہے اور کتنے سنٹرز کی عمارات موجودہ مالی سال میں تعمیر کی جارہی ہیں ان کا تخمینہ لاگت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع قصور کی حدود میں 14 ویٹرنری ہسپتال اور74 ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) اس ضلع میں05 موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے مالی سال20-2019 کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہیڈ	Allocation (ملین روپے)	اخراجات(ملین روپے)
1۔	تنخواہیں	187.051	183.072
2۔	ویکسین	14.836	14.835

3۔	پٹرول	4.555	4.479
4۔	ٹی اے	0.887	0.886
5۔	فنانشل اسسٹنٹس / پنشن	11.478	11.477
	(Others)	1.358	1.340
	ٹوٹل	220.166	216.093

(د) ان میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں:

نمبر شمار	نام اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	سینئر ویٹرنری آفیسر BS-18	04
2۔	کیٹل اٹینڈنٹ BS-1	07
3۔	سینٹری ورکر BS-1	44
4۔	چوکیدار BS-1	02
5۔	ڈرائیور BS-1	02
	ٹوٹل	59

حکومت ان ویٹرنری اداروں میں فارمرز کو جانوروں کے علاج معالجہ، بیماریوں کی تشخیص، ویکسینیشن اور مصنوعی نسل کشی جیسی سہولیات بہم پہنچا رہی ہے۔

(ہ) مذکورہ ویٹرنری سنٹرز میں خستہ حال عمارات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری چھٹیانوالا تخمینہ لاگت 3.0 ملین

2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری ابراہیم آباد تخمینہ لاگت 3.0 ملین

3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری رام تھمن تخمینہ لاگت 3.0 ملین

موجودہ سال میں کوئی بھی ڈسپنسری تعمیر نہیں کی جا رہی۔

ضلع گجرات میں جانوروں کے ہسپتالوں کی تعداد اور ڈاکٹروں کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*4118: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں جانوروں کے کل کتنے سرکاری ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کو دی جانے والی طبی امداد کے طریق کار کو واضح کیا جائے؟

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر تعینات ہیں نیز ان کی تعیناتی کا طریق کیا ہے؟

(د) مذکورہ بالا ضلع کے ہسپتالوں میں 2019 سے اب تک کتنے جانوروں کو علاج کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ہ) کیا اس سے متعلقہ کوئی ہیلپ لائن یا ویب سائٹ موجود ہے جس سے معلومات کی رسائی ممکن ہو؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع گجرات میں جانوروں کے کل 19 سرکاری ویٹرنری ہسپتال ہیں۔

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کو طبی و نسل کشی کی سہولیات دی جاتی ہیں۔ سادہ طریق کار سے رجسٹریشن(فارمر کی معلومات) درج کی جاتی ہیں۔ پرچی فیس کی مد میں 5 روپے فی کیس فیس لی جاتی ہے۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں 19 ویٹرنری ڈاکٹرز تعینات ہیں اور ان کی تعیناتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ بالا ضلع کے ہسپتالوں میں 2019 سے اب تک 6,57,785 جانوروں کو علاج کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

(ہ) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی ہیلپ لائن 9211-08000 موجود ہے۔ اگر کسی فارمر کو کسی قسم کی معلومات درکار ہوں تو وہ اس ہیلپ لائن پر رابطہ کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کی ویب سائٹ www.livestockpunjab.gov.pk سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

صوبہ میں شتر مرغ کی فارمنگ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4153: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت شتر مرغ گوشت اور مصنوعات کی مارکیٹنگ کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟
(ب) کیا شتر مرغ کی فارمنگ کے فروغ کے لئے کوئی منصوبہ جاری ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟
(ج) شتر مرغ کی فارمنگ کے لئے عوام کو تربیت کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت شتر مرغ گوشت اور مصنوعات کی مارکیٹنگ کے لئے ایک منصوبہ 2016 سے 2019 تک مکمل کر چکی ہے۔
(ب) شتر مرغ کی فارمنگ کے فروغ کے لئے کوئی منصوبہ جاری نہ ہے۔
(ج) شتر مرغ کی فارمنگ کے لئے عوام کو تربیت کی فراہمی کے لئے 274 فارمرز کی تربیت کی گئی۔

واہگہ ٹاؤن لاہور میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4157: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واہگہ ٹاؤن لاہور میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری موجود ہیں تو ان کی تفصیل یونین کونسل وائز بیان فرمائی جائے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں الٹراساؤنڈ اور ایکسرے مشین موجود نہ ہے؟
(ج) واہگہ ٹاؤن میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ کے پاس کتنے موبائل یونٹ ہیں ان کی تعداد بیان فرمائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) واہگہ ٹاؤن لاہور میں 8 ویٹرنری ہسپتال موجود ہیں اور ان کی یونین کونسل وار تفصیل درج ذیل ہے۔

یونین کونسل	ہسپتال کا نام
179	سول ویٹرنری ہسپتال بھسین
183	سول ویٹرنری ہسپتال جلو
180	سول ویٹرنری ہسپتال منہالہ
181	سول ویٹرنری ہسپتال تقی پور
190	سول ویٹرنری ہسپتال پڈھانہ
189	سول ویٹرنری ہسپتال برکی
190	سول ویٹرنری ہسپتال ہڈیارہ
190	سول ویٹرنری ہسپتال گھونڈ

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) واہگہ ٹاؤن میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ کے پاس 6 موبائل یونٹ ہیں۔

منہ کھر کی بیماری کے علاج کے لئے تیار کردہ خوراک کی مقدار سے متعلقہ تفصیلات

***4394: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ منہ کھر کی بیماری کی سالانہ کتنی خوراک تیار کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ منہ کھر کی بیماری کے لئے محکمہ کی طرف سے تیار کردہ خوراک ناکافی ہوتی ہے اور اس بیماری کی دوائی بازار سے خریدنا پڑتی ہے؟

(ج) سال 2019 میں محکہ لائیوسٹاک نے منہ کھر کی کتنی خوراک تیار کی اور کتنی خوراک بازار سے خریدی گئیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں سال 20-2019 میں منہ کھر ویکسین کی 8 ملین خوراکیں تیار کیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ منہ کھر کی ویکسین جو محکمہ تیار کرتا ہے وہ ناکافی ہوتی ہیں اس لئے اضافی ویکسین درآمد کرنا پڑتی ہے۔

(ج) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں سال 20-2019 میں منہ کھر ویکسین کی 8 ملین خوراک تیار کی ہے اور 4 ملین خوراکیں FAO کے ذریعے درآمد کی ہیں۔

صوبہ میں جانوروں کے تحفظ کے لئے سنٹروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4421: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ جانوروں کے تحفظ سے متعلق کن سیکٹر میں کام کر رہا ہے؟

(ب) انسداد بے رحمی حیوانات کے پاس جانوروں کے تحفظ کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں جانوروں کے تحفظ کے لئے کتنے سنٹر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔ محکمہ جانوروں کے تحفظ کو یقینی بنانے، پالیسی گائیڈ لائینز اور علاج معالجہ پر کام کر رہا ہے۔

(ب) جانوروں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے قانون کی خلاف ورزی پر جانور کے مالک کا چالان کیا جاتا ہے اور جرمانے کئے جاتے ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں جانوروں کے تحفظ کے لئے 17 سینٹر جو کہ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، قصور، شیخوپورہ، جھنگ، ملتان، ڈی۔جی۔خان، رحیم یار خان، سرگودھا، اوکاڑہ، گجرات، بہاولپور، بہاولنگر، فیصل آباد اور ساہیوال میں کام کر رہے ہیں۔

لائیوسٹاک میں جنیٹک ٹیکنالوجی کی افادیت بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

***4435: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیوسٹاک میں جدت پیدا کرنے کے لئے جنیٹک ٹیکنالوجی کا استعمال کب سے ہو رہا ہے؟
(ب) اب تک اس کی وجہ سے کس قدر افادیت حاصل ہوئی ہے؟
(ج) صوبہ بھر میں دودھ کی پیداوار میں خود مختاری حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
(د) حکومتی وعدہ کے مطابق لائیوسٹاک کے اندر جنیٹک ٹیکنالوجی کو بڑھانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) لائیوسٹاک میں جدت پیدا کرنے کے لئے جنیٹک ٹیکنالوجی کا استعمال 1980 کی دہائی سے ہو رہا ہے۔
(ب) اس ٹیکنالوجی کے استعمال سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

1۔بل سلیکشن
2۔سیمن کوالٹی
3۔نیلی راوی کے نسلی خواص
4۔I.V.F امبریو ٹیکنالوجی

(ج) دودھ کی پیداوار میں خود مختاری حاصل کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ولائتی سیمن کا اجراء
2۔متوازن خوراک کی فراہمی۔
3۔پروجنی ٹیسٹنگ پروگرام

(د) موجودہ حکومت نے جنیٹک ٹیکنالوجی کو بڑھانے کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔البتہ جدید ٹیکنالوجی کو بڑھانے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ڈی این اے لیب کا قیام۔
2۔نیشنل سنٹر فار جنیٹک سٹڈی کے ساتھ شراکت داری۔
3۔I.V.F ٹیکنالوجی کا فروغ۔
4۔I.S.O سرٹیفکیٹ کے حامل سیمن پروڈکشن کی اپ گریڈیشن۔
5۔مقامی نسل کی حفاظت وبڑھوتری بذریعہ پروجنی ٹیسٹنگ پروگرام۔

صوبہ میں ویٹرنری آفیسر کی بھرتی کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4693: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویٹرنری آفیسر بھرتی کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں کل کتنی اسامیاں ویٹرنری آفیسر کی ہیں اور کتنی ابھی تک خالی پڑی ہیں؟

(ج) خالی اسامیوں پر حکومت کب تک بھرتی کرے گی ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ویٹرنری آفیسر کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں ویٹرنری آفیسر کی کل اسامیاں 1488 ہیں جن میں سے 171 خالی ہیں۔

(ج) ویٹرنری آفیسر کی خالی اسامیوں پر بھرتیوں کے لئے محکمہ ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بجھوا چکا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک کے امور حیوانات کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4716: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے گزشتہ دوسالوں کے دوران امور حیوانات کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) محکمہ لائیوسٹاک کے زیرانتظام ہسپتالوں میں کیا کیا سہولیات دی جارہی ہیں اور کیا یہاں پر جدید طرز کی مشینریاں نصب کی گئی ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اینٹوں کے بھٹوں پر اینٹیں اٹھانے کے لئے جو گدھے اور گھوڑے استعمال کئے جاتے ہیں کیا ان پر وزن ڈالنے کا کوئی پیمانہ مقرر ہے اور ان کے علاج معالجہ کے لئے کیا نزدیکی سہولیات دی جاتی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے گزشتہ دو سالوں کے دوران امور حیوانات کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1۔ صوبہ میں حفاظتی ٹیکہ جات کی مدد سے متعدی بیماریوں کا کنٹرول۔

2۔ متوازن خوراک کی فراہمی۔

3۔ رعایتی قیمتوں پر دیسی مرغیوں کی فراہمی۔

4۔ گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے کٹا بچاؤ اور کٹا پال سکیموں کا اجراء۔

5۔ پراجنی ٹیسٹنگ پروگرام

6۔ امور حیوانات کی بابت قانون سازی

7۔ صوبہ بھر میں میلہ مویشیاں کا انعقاد۔

8۔ امپورٹڈ سیمن کی فراہمی۔

(ب) محکمہ لائیوسٹاک کے زیرانتظام ویٹرنری ہسپتالوں میں مندرجہ ذیل سہولیات دی جارہی ہیں۔

1۔ متعدی امراض کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات۔

2۔ بیمار جانوروں کا علاج معالجہ

3۔ لائیوسٹاک اور پولٹری فارمنگ کے بارے میں مشورہ جات۔

4۔ لائیوسٹاک کے بارے میں کسانوں کی تربیت بذریعہ فارمرز ڈے۔

5۔ سہولت سنٹروں کے ذریعے متوازن ونڈہ کی فراہمی۔

جدید طرز کی مشینری لیبارٹریز میں مہیا کی گئی ہے جبکہ ہسپتالوں میں یہ مشینری نہ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ وزن وبار برداری میں استعمال ہونے والے گھوڑے اور گدھوں و دوسرے جانوروں کے وزن اٹھانے کا پیمانہ مقرر ہے۔ ان جانوروں کا علاج معالجہ محکمہ کے زیرانتظام ویٹرنری ہسپتالوں اور ویٹرنری ڈسپنسریوں میں مفت کیا جاتا ہے۔

مال برداری کے جانوروں کے علاج اور ویکسینیشن سے متعلقہ اقدامات و دیگر تفصیلات

*4823: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیوسٹاک کا مال برداری کے لئے استعمال ہونے والے جانوروں کی ویکسینیشن اور علاج کی سہولیات فراہم کرنے کا دائرہ کار کیا ہے؟

(ب) بھٹوں اور کوئلے کی کانوں میں استعمال ہونے والے جانوروں کی ویلفیئر اور ویکسینیشن کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھارہا ہے؟

(ج) مذکورہ بالا جانوروں کے مرنے یا حادثے کا شکار ہونے کی صورت میں کیا مزدور یا مالک کو کوئی معاوضہ برائے تلافی نقصان دیا جاتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) مال برداری میں استعمال ہونے والے جانوروں کو ویکسینیشن اور علاج معالجہ کی سہولت محکمہ کی جانب سے مفت مہیا کی جاتی ہے۔

(ب) بھٹوں اور کانوں میں استعمال ہونے والے جانوروں کا علاج معالجہ محکمہ کے زیر انتظام ہسپتالوں /ڈسپنسریوں / موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں میں کیا جاتا ہے۔

(ج) حادثے کا شکار ہونے کی صورت میں مزدور یا مالک کو کوئی معاوضہ ادا نہ کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریز کی تعداد اور جانوروں کی بیماریوں سے متعلقہ تفصیلات

*5002: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ پی پی۔72 کے یونین کونسلز میں ویٹرنری ہسپتال /ڈسپنسریاں کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) جن ڈسپنسریوں / ویٹرنری ہسپتالوں میں استعداد سے زیادہ جانور آتے ہیں کیا حکومت ان کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

(ج) پی پی۔72 میں 19-2018 اور 20-2019 کے دوران جانوروں میں مختلف بیماریوں کے لئے کون کون سی ویکسین کس کس کمپنی کی لگائی گئی مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ پی پی۔ 72 میں 4 ویٹرنری ہسپتال اور 7 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ان کے محل وقوع کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری	مقام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال بھیرہ	نزد تحصیل ہیڈ کواٹر ہسپتال بھیرہ
2۔	سول ویٹرنری ہسپتال میانی	ملکوال روڈ میانی
3۔	سول ویٹرنری ہسپتال چک مبارک	نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک مبارک
4۔	سول ویٹرنری ہسپتال سردار پور نون	نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سردار پور نون
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری مڈ پر گانہ	گاؤں مڈھ پر گانہ ملحقہ جناز گاہ مڈھ پر گانہ
6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جگت پور	نزد گورنمنٹ پرائمری سکول دھوپ سڑی
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کلیان پور	نزد بنیادی ہیلتھ یونٹ ملکوال روڈ کلیان پور
8۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ویرووال	نزد گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ویرووال
9۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری حضور پور	بھیرہ ملکوال روڈ حضور پور
10۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری طرطی پور	نزد ڈیرہ، گوندلانوالہ طرطی پور
11۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری خان محمد والا	نزد پل نہر خال محمد والا

(ب) فی الحال ان اداروں کی اپ گریڈیشن کا کوئی منصوبہ نہ ہے کیونکہ اس وقت ان اداروں میں علاج کے لئے جو جانور لائے جارہے ہیں وہ ان اداروں کی استعداد کار کے مطابق ہیں۔

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران مندرجہ ذیل ویکسین لگائی گئیں جو کہ سرکاری ادارے ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کی بنی ہوئی ہیں۔

HSV-1 (گل گھوٹو)

ETV-2 (انتڑیوں کا زہر)

3۔NDV (رانی کھیت)

4۔CCPPV (بکریوں کا نمونیا)

5۔OB MVDV (منہ کھر)

6۔PPRV (کاٹا)

7۔BQV (چوڑے مار)

جب کہ ایف۔اے۔او کی فراہم کردہ ایف۔ایم۔ڈی ویکسین رشین فیڈریشن کی بنی ہوئی بھی لگائی گئی ہے۔

ساہیوال: محکمہ امور پرورش حیوانات کی ڈسپنسریوں / ہسپتالوں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5199: جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کی کتنی ڈسپنسریاں اور ہسپتال اس ضلع میں ہیں؟

(ب) ان میں تعینات ملازمین کی تعداد کتنی ہے مع عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس ضلع میں مالی سال 20-2019 میں کس کس ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت تعمیر کی گئی اور موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی عمارت پر خرچ کی جائے گی؟

(ہ) کیا تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتال میں منہ کھر اور دیگر وبائی امراض کی ادویات موجود ہیں نیز ان میں On call دیہاتی علاقہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع ساہیوال میں ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد سول ویٹرنری ہسپتال	تعداد سول ویٹرنری ڈسپنسری
13	67

(ب) ضلع ساہیوال میں تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسامی	گریڈ	تعداد تعیناتی
سینئر ویٹرنری آفیسر	18	11
ویٹرنری آفیسر	17	59
ویٹرنری اسسٹنٹ	09	127
اے آئی ٹیکنیشن	09	91
چوکیدار	01	14
لیب اٹنڈنٹ	01	01
کیٹل اٹنڈنٹ	01	76

(ج)

نام اسامی	گریڈ	تعداد خالی اسامیاں
ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	19	02
ویٹرنری آفیسر	17	19
لائیوسٹاک پروڈکشن آفیسر	17	02
سپرنٹنڈنٹ	17	01
سینئر کلرک	14	01
اے آئی سپروائزر	10	07
ویٹرنری اسسٹنٹ	09	02
اے آئی ٹیکنیشن	09	02
لیب اسسٹنٹ	01	01
چوکیدار	01	02
کیٹل اٹنڈنٹ	01	21
سینٹری ورکر	01	09

(د) ضلع ساہیوال میں مالی سال 2019-20 میں کسی بھی ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت تعمیر نہ کی گئی ہے۔ موجودہ مالی سال 2020-21 میں بھی کوئی اخراجات نہ کئے گئے ہیں۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ادویات برائے علاج معالجہ موجود ہیں نیز ان میں On Call دیہاتی علاقہ میں علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ وبائی امراض و منہ کھر کی ویکسین جانوروں کو لگائی گئی ہے۔

ضلع قصور: محکمہ کے زیر انتظام ہسپتال وڈسپنسریوں کی تعداد اور ان میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***5296: ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے کتنے ہسپتال، ڈسپنسریاں ودیگر ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کی کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں کہاں کہاں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔ 176 قصور میں کون کون سے ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(د) اس حلقہ میں مزید کس کس جگہ ڈسپنسری کھولنے کی ضرورت ہے؟

(ہ) اس حلقہ میں کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں فراہم کی گئی ہے کتنی رقم سے ادویات خرید کی جائیں گی۔ کتنی رقم سے کس کس ہسپتال وڈسپنسری کی عمارت تعمیر کی جائے گی اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع قصور میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

ویٹرنری ہسپتال14= ،ویٹرنری ڈسپنسریاں74= ،اے آئی سنٹر8= کل تعداد96=

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد	گریڈ	نام اسامی
4	18	سینئر ویٹرنری آفیسر (مصطفیٰ آباد، کوٹ رادھا کشن، چونیا حبیب آباد)
54	1-4	درجہ چہارم

(ج) حلقہ پی پی۔ 176 قصور میں درج ذیل ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریاں ہیں۔

1۔شفا خانہ حیوانات سہجرہ،2۔ ویٹرنری ڈسپنسری سلطان شاہ والا،3۔ میاں والا،4۔ بازید پور،5۔مان،6۔ تارا گڑھ،7۔نور پور،8۔راجو وال،9۔ دھالہ،10۔کوٹ آسہ سنگھ،11۔ کھڈیاں،12۔جوڑا،13 پیال 14۔ حسین خان والا

کل تعداد= 14

(د) اس حلقہ میں مزید کوئی بھی ڈسپنسری کھولنے کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) محکمہ حلقہ وار بجٹ فراہم نہ کرتا ہے بلکہ ڈویژن کی سطح پر بجٹ فراہم کیا جاتا ہے۔ ضلع قصور میں رواں سال کوئی ترقیاتی سکیم برائے تعمیر ڈسپنسری وہسپتال جاری نہ کی گئیں ہیں۔علاج معالجہ،ویکسینیشن اور زمیندار آگاہی پروگرام جیسی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

ضلع نارووال میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد و خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***5342:جناب منان خان:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون کون سی ادویات میسر ہیں؟

(د) کیا ان ڈسپنسریوں میں بھینسوں اور گائے کے لئے ویکسین اور سیمن دستیاب ہے؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ضروری سہولیات اور ادویات مع سیمن فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع نارووال میں ویٹرنری ہسپتال 20 اور ویٹرنری ڈسپنسریاں 10 ہیں۔

(ب) ان کے لئے سال 21-2020 میں 93.11 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں پر مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں۔

Inj Oxyline 5% 500ml - 1

Inj. Gentaback 100 ml-2

Oxycart Spray 150 ml-3

Sulpha Gold 100 ml-4

Inj. Penivet 5 gm-5

Bolus Albafas 600-6

Inj. Pronifas 50 ml-7

Inj. Atrostar 25 ml-8

Inj. Meprason 50 ml-9

Inj. Solodex 50ml-10

Payodine 450 ml-11

Sinj. Sulphaprim 100 ml-12

Inj. Amoxilist L.A 100 ml-13

Inj. Vety enrox LA 100 ml-14

Inj. Clavet 100 ml-15

Inj Tripamedium 1 gm-16

Inj. Calcicare 300 ml-17

Inj. Lignoback 50 ml-18

Inj Rasomycine 5% 100 ml-19

Spray Oxicart 150 ml-20

Drench Levaside 1000 ml-21

Drench Levoplus 1000 ml-22

Bolus Levacare packet-23

Bolus Fenbal Packet-24

Pwd. Trigold 1000 gm-25

inj.Loxiback 50 ml-26

Inj Mepravet 50 ml-27

Inj. Predicame 50 ml-28

Inj. Nicoferin 250 ml-29

Tri. Benzine Co. 100 ml-30

(د) جی،ہاں! بھینسوں اور گائے کے لئے ویکسین اور سیمن دستیاب ہے۔

(ہ) 1۔ویٹرنری آفیسر (بریڈامپروومنٹ) 1

2۔ کیٹل اٹنڈنٹ 4

(و) جی، ہاں! ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ضروری سہولیات اور ادویات مع سیمن فراہم کیاجارہاہے۔

محکمہ لائیوسٹاک میں جانوروں کی انشورنس سے متعلقہ تفصیلات

*5346: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیاوزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیامحکمہ لائیوسٹاک میں جانور کی انشورنس کاکوئی پروگرام ہے۔تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اگرجواب ہاں میں ہے توانشورنس شدہ جانوروں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگرجواب ناں میں ہے تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں اس بابت موجودہ مالی سال میں کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک میں جانوروں کی انشورنس کاکوئی پروگرام نہ ہے۔

(ب) محکمہ لائیوسٹاک میں جانوروں کی انشورنس کاکوئی پروگرام نہ ہے۔

(ج) جانوروں کی انشورنس کی بابت فی الحال کوئی پروگرام ترتیب نہ دیاگیاہے۔

اوکاڑہ: مالی سال 21۔2020 کے بجٹ میں مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*5432: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں کٹاپال، سانڈپال اور دیگر مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے کون کون سی سکیمیں متعارت کروائی گئی ہیں اوراس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) ضلع اوکاڑہ میں ان سکیموں کی مد میں 19-2018 سے تا حال کٹاپال سکیم کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی اوراس سے کتنے کٹوں کی پرورش کی گئی ان کی تعداد اور مالکان کو دی گئی رقم کے نام وپتا کے ساتھ مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2013 تا 2018 میں جو سکیمیں شروع کی گئی تھیں ان کو ختم کر دیا گیا ہے ان کی ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 21-2020 میں دو سکیمیں متعارف کروائی ہیں۔

1۔ کٹا بھینس بچاؤ پروگرام

2 ۔ کٹا فربہ پروگرام

جن کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال 21-2020 میں ضلع اوکاڑہ کے لئے مبلغ-/ 10145000 روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں کٹا بھینس بچاؤ پروگرام میں 2381 کٹے پالے گئے اور 124 فارمرز میں مبلغ-/ 845000 روپے بذریعہ چیک تقسیم کئے (فارمرز کا نام و پتا والی لسٹ) Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں کٹا فربہ پروگرام میں 1800 کٹے پالے گئے اور 295 فارمرز میں مبلغ -/7199929 روپے بذریعہ چیک تقسیم کئے (فارمرز کا نام و پتا والی لسٹ) (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے مالی سال 2013 تا 2018 میں جو سکیمیں متعارف / شروع کی تھیں ان کا دورانیہ پورا ہو گیا ہے اور ابھی تک دوبارہ شروع نہ ہوئی ہیں۔

لاہور کے مختلف علاقوں میں چڑیا اور لالی کی خرید و فروخت کرنے والوں کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

***5476: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چڑیا اور لالی برڈ پولٹری ایکٹ کے تحت لائیو سٹاک برڈ کے طور پر شامل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لبرٹی مارکیٹ، انارکلی، داتا دربار اور یادگار میں ان کی خرید و فروخت ہوتی ہے؟

(ج) ادارہ صلہ رحمی (SPCA) نے آج تک کتنے لوگوں کو گرفتار کیا اور جرمانہ کیا۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہاں پر ان کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

(ج) ادارہ انسدادِ بے رحمی حیوانات نے آج تک کوئی کارروائی نہ کی ہے۔

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر رانا محمد سلیم، پی پی۔206 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں، حلف اٹھائیں اور حلف کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر رانا محمد سلیم، پی پی۔206 نے حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب! آپ دومنٹ بات کر لیں۔

رانامحمد سلیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس موقع پر اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، میاں حمزہ شہباز، محترمہ مریم نواز اور رانا ثناء اللہ خان صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے ٹکٹ دیا۔ میں پاکستان مسلم لیگ(نواز) کے شیروں اور دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے الیکشن میں support کیا۔ میں اپنے حلقہ پی پی۔206 کے غیور عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے غیرت مندانہ فیصلہ کر کے مجھے منتخب کیا۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ضمنی الیکشن میں امیدوار سے میرا مقابلہ نہیں تھا بلکہ گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے اداروں سے مقابلہ تھا۔ مجھے مہنگائی کے خلاف لوگوں نے ووٹ دیا۔ وہاں پر میری جیت اِنشاءاللہ اس سے بھی double ہوتی لیکن میرے حلقے کے لوگ تین سال میں اتنے غریب ہو چکے تھے کہ وہاں پر ایک پارٹی نے بولی لگا کر غریبوں سے ووٹ خریدے اور لوگوں نے سوچا کہ چلو بچے بیچنے کی بجائے اپناووٹ بیچ کر دس پندرہ دن کا گزارا ہی کر لیا جائے۔ گورنمنٹ کی پالیسی سے میرا کسان محروم ہو چکا ہے۔ جب میں یہاں آرہا تھا تو مجھے کسانوں نے کہا کہ ہمیں یوریا کھاد نہیں مل رہی اور اگر یوریا کھاد کا انتظام نہ کیا گیا تو اگلے تین ماہ بعد کہیں خوراک کی کمی نہ ہو جائے۔ میرے حلقے میں مزدور بہت پریشان ہیں لہٰذا کسانوں کے لئے کچھ کیا جائے۔ یہ سارا الیکشن امیدوار نہیں بلکہ گورنمنٹ کے ادارے لڑتے رہے ہیں۔ آپ کے وزیر وہاں پر campaign کرنے جاتے تھے اور اپنے حکومتی امیدوار کے لئے سولنگ نالی کا لالچ دیتے تھے۔ وزیر زراعت کو چاہئے تھا کہ میرے کسانوں کے لئے کھاد کا انتظام کرتے تاکہ کسان خوشحال ہو جاتا۔ بہت شکریہ

توجہ دلاؤنوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ کو ایک مرتبہ پھر بہت بہت مبارک ہو۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤنوٹس سید عثمان محمود کا ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب نوید علی، چودھری افتخار حسین چھچھر اور جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ضلع پاکپتن مین بازار میں مسلح افراد کی تین دکانوں پر ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 20۔دسمبر 2021 کو ضلع پاکپتن کے مین بازار میں دن دہاڑے مسلح افراد نے مرکزی انجمن تاجران پاکپتن کے صدر حاجی وسیم کی دکان سمیت دیگر تین دکانوں پر ڈکیتی کی بیک وقت وارداتیں کیں؟

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا ہے تو کن ملزمان کے خلاف اور اس بابت آج تک جو کارروائی ہوئی ہے اس کی مکمل تفصیل سے ہاؤس کو آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جز(الف) کے متعلق یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا جس میں دو کس تاجروں کے ساتھ واردات ہوئی ہے۔ جز(ب) کے متعلق جواب یہ ہے کہ ان واقعات کا پہلا مقدمہ نمبر 782/21 بجرم 392 تھانہ سٹی پاکپتن اور دوسرا مقدمہ نمبر 492/21 بجرم 392 تھانہ فرید نگر پاکپتن نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہو چکا ہے۔ معزز رکن نے یہ فرمایا تھا کہ ایک واقعہ ہوا ہے لیکن دو وارداتیں ہوئی تھیں لہٰذا دونوں کے مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں مقدمات نامعلوم افراد کے خلاف درج کئے گئے ہیں لیکن پولیس نے جائے وقوعہ پر معائنہ کیا، معائنہ کرنے کے بعد مدعی کا بیان بھی ریکارڈ کیا اور اُن سے شناخت لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر چلیدہ کارتوس سے جو اسلحہ استعمال ہوا اُس کو بھی collect کر کے PFSA کو بھیجا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں CCTV کیمروں کے ذریعے بھی مدد لی جا رہی ہے لیکن فی الحال ہمیں کوئی clue نہیں ملا البتہ اس علاقہ میں

ایسے لوگ ہیں جن کی شہرت درست نہیں ہے تو تقریباً20 کے قریب لوگوں کو شامل تفتیش کر کے شناخت بھی کروائی جارہی ہے لہٰذا ہمیں امید ہے کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر لیں گے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میاں نوید علی صاحب کا علاقہ ہے لیکن وہ آج اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔ محترم لاء منسٹر راجہ بشارت صاحب میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ میاں نوید علی، افتخار حسین چھچھر اور میرے سمیت ہم تینوں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس اس وجہ سے دیا تھا کہ ضلع پاکپتن میں دن دہاڑے ڈکیتی کی ایک نہیں بلکہ کئی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ یہ ایک واردات ہے جس کا نوٹس لیا گیا ہے لیکن اس کے علاوہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی بہت بُری صورتحال ہے اور لوگوں کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ کاروباری لوگوں اور مرکزی انجمن تاجران نے وہاں پر ہڑتال کی اور کئی روز lawlessness، ڈکیتی، چوری اور راہزنی کی وارداتوں کے خلاف انجمن تاجران نے دکانیں بند کر رکھی تھیں۔ یہ کیسا وقت چل رہا ہے اور کیسا دور ہے کہ جب کاروباری حضرات اور عزت دار لوگ اپنی دکانوں اور گھروں میں بیٹھے محفوظ نہیں ہیں؟ کہاں ہے گورنمنٹ اور کہاں ہے قانون؟ میں بڑے دکھ اور تکلیف سے کہنا چاہتا ہوں کہ پاکپتن کی یہ صورتحال بالخصوص ہے جبکہ پورے پنجاب میں lawlessness کی بدترین صورتحال بالعموم پائی جاتی ہے۔ میں ابھی ticker پڑھ رہا تھا کہ ساہیوال سے اوکاڑہ بارات جا رہی تھی تو ٹال پلازے سے پہلے ساہیوال میں بارات کو دن گیارہ بجے لوٹ لیا گیا اور ڈکیت لاکھوں کروڑوں روپے لے کر چلے گئے۔ پولیس اور انتظامی لوگ کہاں ہیں، آئی جی پنجاب اور باقی ادارے کہاں ہیں؟ میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کا خوف کریں لہٰذا میرے اور آپ کے پنجاب کے عوام، کاروباری حضرات اور ہماری مائیں بہنیں جو گھروں میں بیٹھی ہیں اُن کو ہم کب تحفظ فراہم کریں گے؟ میں Chair سے گزارش کروں گا کہ میری یہ humble submission ہے کہ کوئی ایسی direction دی جائے جو آئی جی پنجاب تک message جائے تاکہ ہماری جان ومال اور پورے پنجاب کی آبرو کا تحفظ کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، میاں نصیر صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

سموگ پر بحث کے لئے وقت مقرر کرنے کا مطالبہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ چند دن پہلے ہاؤس میں پنجاب کے اندر سموگ کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوئی تھی جس پر مہربانی فرماتے ہوئے راجہ صاحب اور چودھری ظہیر صاحب نے کہا تھا کہ ہم اس پر ایک دن بحث کے لئے ضرور رکھیں گے۔ یہ بڑا sensitive issue ہے اور اس حوالے سے لاہور ہائی کورٹ میں بھی کیس چلا جبکہ 23 دسمبر کو سکول بھی بند کر دیئے گئے۔ اس کے علاوہ بہت سے کاروبار جو pollution کا باعث بنتے ہیں اُن کو بھی بند کرنے کا سوچا جارہا ہے اور یہ بحث پورے پنجاب میں چل رہی ہے لیکن اگر کہیں بات نہیں ہو رہی تو واحد اسمبلی کا ہاؤس ہے جہاں پر بحث نہیں ہو رہی۔ میری گزارش ہے کہ متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں لہٰذا اس پر ایک دن بحث کے لئے رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! کیا ایک دن بحث کے لئے رکھا جائے کیونکہ یہ بڑا اہم issue ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ ہم نے اپوزیشن سے request کی تھی کہ جن جن issues پر وہ discussion کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بتائیں۔ اپوزیشن کی طرف سے ایگریکلچر پر بحث کے لئے کہا گیا تھا تو اُس پر بحث چل رہی ہے۔ جیسے ہی ایگریکلچر پر بحث conclude ہوتی ہے تو اس topic پر بھی بحث رکھ لیتے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ سموگ کا issue اپوزیشن یا حکومت کا نہیں ہے بلکہ صوبے کا ہے۔ ہم نے جس دن بحث رکھنی ہے تو متعلقہ منسٹر اور ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری ہر صورت یہاں پر موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اِنشاءاللہ پورا ڈیپارٹمنٹ یہاں پر ہوگا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم ہر دفعہ بحث میں کہتے ہیں کہ انڈیا اور فلاں وجہ سے سموگ یہاں پر آرہی ہے لہٰذا مہربانی فرماتے ہوئے اپوزیشن کی طرف سے کچھ آئے یا نہ آئے لیکن ہمیں اس پر ایک دن بحث کے لئے ضرور رکھنا چاہئے۔ شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر20/307 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس پر respond کرنا ہے۔

(اذانِ مغرب)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب ڈپٹی سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ The Punjab Government Servant Housing Foundation ACT 2004 میں بنایا گیا۔ اس قانون کے بنانے کا اصل مقصد یہ تھا کہ پنجاب حکومت اپنے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد گھر کا مالک بنائے گی۔ اس وقت کی حکومت کا یہ بہت اچھا اقدام تھا لیکن بعد میں اس میں ملازمین کو گھر کی جگہ پلاٹ دینے کی ترمیم کر دی گئی۔ یہ ترمیم ہونے کے بعد اس میں confusion آئی اور یہ confusion ابھی تک ہے۔ لیکن میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اس ساری policy کو revisit کرنے کی ضرورت ہے اور انشاءاللہ میں ذاتی طور پر اس میں interest لے کر اس کو revisit کروں گا اور اس میں ایسے اقدامات کریں گے جس سے کم از کم جن ملازمین سے ہم پیسہ لیتے ہیں ان پیسوں کے عوض ان کو گھر دیئے جائیں اور اگر پلاٹ دینے ہیں تو پلاٹ دیئے جائیں کیونکہ اس وقت دونوں کام ہی نہیں ہو رہے ہیں لہٰذا میں آپ کی توسط سے جو معزز رکن ہیں ان کو اس بات کی assurance دیتا ہوں اور میں ذاتی طور پر اس میں interest لے کر اس ساری policy کو revisit کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ ایک ایسا لائحہ عمل بنائیں گے تاکہ جو ملازمین اپنی تنخواہ سے رقم کی کٹوتی کرواتے ہیں ان کو گھر یا پلاٹ ضرور ملیں اور اس سلسلے میں انشاءاللہ جلد اقدامات کریں گے۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب ڈپٹی سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد مرزا جاوید! جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب ڈپٹی سپیکر! میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج کل شادیوں کا season ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ٹائم کی کوئی پابندی نہیں ہو رہی ہے۔ جس وجہ سے اگر آپ کسی شادی ہال سے کہیں کہ ایک گھنٹہ اضافی چاہئے تو وہ ایک لاکھ روپے اضافی charge کر لیتے ہیں۔ اس سے corruption میں اضافہ ہو رہا ہے اور رات کو دھند کی وجہ سے ڈکیتی کی وارداتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ one dish کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے جس میں سفید پوش کی عزت تھی۔ لہذا یا تو one dish کی پابندی بالکل ختم کر دی جائے یا جو one dish کی اور ٹائم کی جو پابندی ہے اس پر عمل درآمد کروایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/490 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، حنا پرویز بٹ!

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے گئے کیمروں میں سے نصف غیر فعال ہونے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب ڈپٹی سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ دنیا" مورخہ 24 نومبر 2021 کی خبر کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے کیمرے غیر فعال ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے نصف سے زائد کیمرے خراب ہونے سے ناصرف مانیٹرنگ کا نظام غیر فعال ہے بلکہ دہشت گردی اور جرائم کی وارداتوں کے ملزمان کا سراغ لگا کر ان کی گرفتاری خواب بن کر رہ گئی ہے۔ شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام اور کسی بھی قسم کی دہشت گردی کی واردات میں ملوث ملزمان کی نشاندہی کے لئے ضلعی انتظامیہ اور پولیس نے شہری تنظیموں کی معاونت سے مختلف مقامات پر 24 سی سی ٹی

وی کیمرے نصب کئے تھے جن کی مانیٹرنگ کے لئے ضلعی پولیس کمپلیکس میں کنٹرول روم بھی قائم کیا گیا ہے تاہم کیمروں کی تنصیب کا کام انجام دینے والے کنٹریکٹر نے بجلی بندش کے دوران فنکشنل رکھنے کے لئے کسی بھی کیمرے کو یو پی ایس کا بیک اپ کنکشن نہیں دیا جس کے باعث بجلی بند ہوتے ہی تمام کیمرے بھی مکمل طور پر بند ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ریلوے پھاٹک کراس کر کے شہباز چوک اور صدر بازار سمیت دیگر اہم مقامات پر لگائے گئے کیمروں کے لئے مین کیبل کو محکمہ ریلوے کی منظوری اور سرکاری فیس کی ادائیگی کئے بغیر ریلوے لائن سے کراس کیا گیا تھا چنانچہ محکمہ ریلوے نے کیمروں کے لئے گزاری گئی مذکورہ کیبل بھی کاٹ دی عوامی حلقوں کا مطالبہ ہے کہ کنٹریکٹ کے مطابق تمام کیمروں کو ہر وقت فنکشنل رکھنے کے لئے یو پی ایس کا بیک اپ کنکشن کروایا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے فرمایا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ safe city تو یہ safe city پراجیکٹ نہیں ہے۔ پنجاب میں مقامی انتظامیہ نے تاجر تنظیموں یا صاحب حیثیت لوگوں سے کچھ مدد لے کر وہاں پر کیمرے نصب کئے ہیں۔ بعض جگہوں پر کیمرے خراب ہوتے ہیں even کہ ہمارے safe cities میں بعض اوقات شکایت آتی ہے کہ کچھ کیمرے خراب ہیں تو ان کی باقاعدہ مرمت کروا دی جاتی ہے، محترمہ کے موقف سے میں اختلاف نہیں کرتا۔ کچھ کیمرے خراب ضرور ہوں گے لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ مقامی انتظامیہ کو ہدایت کی جائے گی کہ انہیں درست کرے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مقامی طور پر بعض جگہ پر کیمرے لگائے جاتے ہیں، ہمارے ہاں 2/3 events ایسے ہیں کہ جن events پر لازمی طور پر انتظامیہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ adhoc arrangement کے طور پر کیمرے لگائیں۔ مثال کے طور پر محرم الحرام کے دوران کیمرے لگاتے ہیں اور عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کی مانیٹرنگ کے لئے کیمرے لگاتے ہیں لیکن وہ event ختم ہونے کے بعد عارضی طور پر لگائے گئے کیمرے اُتار لئے جاتے ہیں۔ تاہم میں یہ چیک کر لیتا ہوں کہ اگر یہ مستقل بنیادوں پر کیمرے لگائے گئے ہیں یا مقامی

انتظامیہ نے اپنے طور پر لگائے ہیں تو انہیں ہدایت جاری کی جائے گی کہ ان کی مرمت کے لئے اقدامات کرے کیونکہ جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے۔ یہ لوگوں کی safety کے لئے ہیں اگر کیمرے لگے ہیں اور وہ درست حالت میں ہوں گے تو ان سے استفادہ کیا جاسکے گا so انشاءاللہ تعالیٰ مقامی انتظامیہ کو ہدایت کر دیتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب منسٹر صاحب نے دے دیا ہے تو اسے dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/487 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانوں کا انکشاف

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ دُنیا" مورخہ 29۔ نومبر 2021 کی خبر کے مطابق لاہور شہر میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانے ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق لاہور شہر میں غیر قانونی 800 سے زائد سلاٹر ہاؤسز ہونے کا انکشاف، شہریوں کو بیمار، زخمی بکرے اور گائے کا پانی ملا گوشت جعلی مُہریں لگا کر فروخت کیا جانے لگا۔ 9۔ زونز میں سلاٹر ہاؤسز کو functional کرنے کا معاملہ التواء کا شکار ہے۔ شہر کے لئے شاہ پور کانجراں میں صرف ایک بڑا سرکاری سلاٹر ہاؤس موجود ہے۔ صحت بخش گوشت فراہم کرنے کے انتظامیہ کے دعوے ہوا ہو گئے۔ شالامار زون کے علاقوں چائنا سکیم، بھگت پورہ سمیت دیگر علاقوں میں 130 غیر قانونی ذبح خانے، راوی زون کے علاقوں شاہدرہ، اندرون شہر سمیت دیگر میں 103، واہگہ زون کے علاقوں میں 85، عزیز بھٹی ٹاؤن میں 65، سمن آباد زون میں 70، اقبال زون میں 85، گلبرگ زون میں 34، داتا گنج بخش زون میں 90، نشتر زون میں 80، رائیونڈ اور مانگا منڈی میں 68 ذبح خانے موجود ہیں۔ شہر میں 9 سرکاری سلاٹر ہاؤس تاحال فعال نہیں ہو سکے۔ باغبانپورہ اور شاہدرہ کے سلاٹر ہاؤسز کو فوری operational نہ کیا جا سکا۔ گرین ٹاؤن اور کاہنہ میں سلاٹر ہاؤس کی تعمیر التواء کا شکار ہے

لٰہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لٰہذا اسے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ متعلقہ منسٹر صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18 / 222 شیخ علاؤالدین کی طرف سے پڑھی جا چکی ہے جو کہ پارلیمانی سیکرٹری تیمور لالی کے محکمہ سے متعلقہ ہے۔ جی لالی صاحب!

حضرت داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر ہونے والی خرافات کے تدارک کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! شکریہ، جس طرح کا واقعہ محرک notice میں لائے ہیں تو ایسا کوئی بھی واقعہ داتا دربار میں رپورٹ نہیں ہوا بلکہ سکیورٹی اور کیمروں کے کافی انتظامات ہیں جہاں پر تقریباً 150 سے زائد کیمرے لگے ہیں جبکہ 12 سکرینوں پر مشتمل ایک مانیٹرنگ رُوم بنایا گیا ہے۔ 140 پولیس اہلکار اور تقریباً 125 محکمہ اوقاف کے ملازمین سکیورٹی پر مامور ہیں۔ داتا دربار کے احاطے کے اندر ایسا کوئی بھی ناخوش گوار واقعہ محکمہ کے notice میں نہیں آیا۔ اگر دربار کے باہر کوئی واقعہ پیش آیا ہو تو وہ محکمہ اوقاف کی ذمہ داری نہیں بنتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب آ گیا ہے تو اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جی، شکریہ

بحث

زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زراعت پر بحث کا آغاز کرتے ہیں اور سب سے پہلے وسیم خان بادوزئی کو میں بحث پر آغاز کی دعوت دیتا ہوں۔ جی، بادوزئی صاحب!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، چونکہ آج یہاں پر زراعت پر بات ہونی ہے تو میں اس ایوان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آج پنجاب کا کسان بہت مُضطرِب ہے کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ کھاد اس وقت دستیاب نہیں ہے اور اگر ہے تو اتنی مہنگی ہے کہ کسان کی برداشت سے باہر ہے۔ میرا وزیر زراعت سے سوال ہے کہ ہماری جتنی بھی فرٹیلائزر کی production ہوتی ہے اس کا صُوبوں کا کوٹا ہوتا ہے تو اگر یہ بتادیں کہ صوبہ پنجاب کا کتنا کوٹا ہے اور اِس کوٹے میں سے اس وقت ہمیں کتنی کھاد مل رہی ہے؟ بس یہ مختصر سی بات کرنی تھی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر! آج زراعت پر بحث ہے اور حکومت کی طرف سے میرے بھائی وسیم خان بادوزئی صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے بات کی ہے۔

(اس مرحلہ پر پینل آف چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! زراعت کا شعبہ ملک پاکستان میں ریڑھ ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے لیکن افسوس ہے کہ کسان اس وقت بہت پریشان ہے تو وزیر زراعت گردیزی صاحب سے میں خاص طور پر کہوں گا کہ کسان نے اللہ کے فضل و کرم سے 20 لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ گندم کی پیداوار دے کر آپ کو خوش کیا لیکن اس کے ساتھ جو حال اس وقت ہو رہا ہے وہ افسوس ناک ہے۔ اس وقت گندم کی کاشت کا وقت ہے اور پچھلے ماہ جب گندم کو کاشت کیا جارہا تھا تو یقین جانئے کہ ڈی اے پی کھاد کا ایک تھیلہ حاصل کرنے کے لئے کسانوں کو 9200 روپے ادا کرنے پڑے بلکہ یہاں پر ایک بھائی کہہ

رہے تھے کہ 11000 ہزار روپے کا تھیلہ ڈی اے پی کھاد کا ملتا ہے۔ افسوس ہے کہ ہم کھادوں کی قیمت کنٹرول نہیں کر پائے اور کسان اس وقت بہت بدحال ہو گیا ہے جبکہ اب کسانوں کو یوریا کھاد بھی نہیں مل رہی۔ گندم کو پانی لگاتے وقت یوریا استعمال کرنی ہوتی ہے جس کی قیمت آپ نے 2150 روپے مقرر کی ہوئی ہے لیکن انہیں یوریا کھاد نہیں مل رہی اور اگر مل رہی ہے تو 2500، 2600 اور 2700 روپے تک یوریا کھاد کا تھیلہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو جس طرح کسانوں نے خوش کیا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ آپ بھی انہیں خوش کرتے لیکن آپ کسان کو ناراض اور ناخوش کر رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ اپیل کروں گا کہ اس چیز کا خصوصی طور پر ذرا خیال کیجئے۔ آج لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا میں آپ سے صرف یہی التماس کروں گا۔

جناب چیئرمین! پنجاب میں اس وقت کپاس کاشت ہو رہی ہے تو پنجاب میں کپاس کی صورتحال کیا ہے؟ آپ سارے پاکستان کی بات کرتے ہیں لیکن ہمیں پنجاب کی صورتحال بتائیں؟ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ لاہور ڈویژن میں کہیں پر کپاس کاشت نہیں ہو رہی۔ اسی طرح گوجرانوالہ ڈویژن اور راولپنڈی ڈویژن میں بالکل کپاس کی کاشت نہیں ہوتی، فیصل آباد ڈویژن کے صرف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تھوڑی بہت اس کی کاشت ہوتی ہے جبکہ ڈی جی خان اور ملتان میں کپاس کی کچھ کاشت ہوتی ہے لیکن وہاں پر بھی 50 فیصد کمی آ گئی ہے۔ میرے بھائی! یہ بتائیں کہ آپ نے پنجاب میں کتنی کپاس پیدا کی ہے کیونکہ آپ تو پورے پاکستان کی کپاس کے متعلق بتا رہے ہیں ناں تو آپ اپنے پنجاب کی بتائیں اور اس کی کمی کی وجہ بھی بتائیں؟ پہلے ہمارے یہاں ضلع قصور اور لاہور میں بے شمار کپاس کی پیداوار ہوتی تھی لیکن میرے خیال میں قصور ضلع میں تو میں نے کہیں کپاس کی فصل نہیں دیکھی البتہ صرف ساہیوال ڈویژن کا ایک ضلع وہاڑی ہے جہاں پر تھوڑی بہت کپاس ہوتی ہے یا پھر بہاول نگر، بہاولپور اور رحیم یار خان میں کچھ ہوتی ہے اس میں بھی 50 فیصد کمی آ چکی ہے۔ آپ نے جن تجربہ کرنے والوں کو رکھا ہوا ہے انہیں initiative دیں۔ وہ بھی آپ نے صرف ملتان میں رکھا ہے اس کے علاوہ کسی ضلع، کسی ڈویژن میں کوئی scientists نہیں رکھے۔ یہ بتائیں کہ اس زمین میں کس چیز کی کمی ہے جو لاہور، قصور اور دوسرے ضلعوں میں نہیں ہو سکتی، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس زمین میں پہلے کپاس ہوتی تھی لیکن اب اگر ہو بھی جاتی ہے تو اس کو پھل ہی نہیں لگتا، فروٹ ہی نہیں لگتا پھر کاشتکار کیسے پیدا کریں گے؟ ہم بڑے پریشان ہیں آپ مہربانی فرمائیں۔

سب سے بڑا مسئلہ کھاد کا ہے۔ جب میاں نواز شریف صاحب کی حکومت تھی اس وقت کسان کو ٹیوب ویل پر 5 روپے 35 پیسے per unit رعایت ملتی تھی لیکن آج بجلی 20 روپے 35 پیسے پر چلی گئی ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اس کو 800 روپے سے 1000 روپیہ per horse power کر دیں اس سے کسان کو بھی فائدہ ہو گا اور آپ کے ملک کو بھی فائدہ ہو گا۔ میں اس سے زیادہ لمبی بات نہیں کر پاؤں گا کیونکہ ہمارے ساتھی بھی اب چلے گئے ہیں انہوں نے بولنا تھا میں نے ان کو کہا تھا کہ میں آپ سے چند منٹ مستعار لوں گا۔ اگر منسٹر صاحب میری ان گزارشات کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیں تو میں ان کا شکر گزار ہوں گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ نیلم حیات!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ چونکہ اب ساڑھے پانچ ہو گئے ہیں اور ہمارے محترم رانا اقبال صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ اس وقت بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ان کے اہم points آ گئے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ گورنمنٹ نے جو اقدامات کرنے ہیں اور جو اقدامات گورنمنٹ کر رہی ہے منسٹر صاحب اس سے معزز ایوان کو apprise کر دیں۔ اس طرح منسٹر صاحب کو وقت بھی مل جائے گا کیونکہ انہوں نے سارے points لئے ہوئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں لاء منسٹر صاحب سے کہنا چاہوں گا کہ ہم یہاں بات کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں تو وہ بات کر رہا ہوں جو قائم مقام قائد حزب اختلاف نے کی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ بحث کی ضرورت نہیں ہے، وقت بھی کم ہے اسی لئے میں نے یہ عرض کی ہے کہ اگر منسٹر صاحب کو ٹائم دے دیا جائے تو وہ wind up کر لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: لاء منسٹر صاحب! ہم نے بات کرنی ہے ہمیں بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں وہ بات کر رہا ہوں جو ان کے لیڈر نے فرمایا ہے یہ میں تو نہیں کہہ رہا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میں تو اپنی بات کر رہا تھا باقی معزز ممبران کو بات کرنے دی جائے۔

جناب چیئرمین: چلیں، ٹھیک ہے۔ محترمہ نیلم حیات صاحبہ!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میری ایک چھوٹی سی suggestion ہے۔ مجھے صرف یہ کہنا ہے اور میں خاص طور پر لاہور کی بات کروں گی کہ کھیتوں کے کھیت صاف ہوتے جا رہے ہیں، ان پر کالونیاں بنتی جا رہی ہیں۔ اگر آپ high-rise buildings کو promote کریں جیسے کراچی میں ہوتا ہے تو اس طرح کرنے سے ہماری بہت سی agriculture land بچ جائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ سب نے پچھلے دو سال کورونا کے تو دیکھ لئے ہیں کہ اس سے دنیا بھر میں بڑے بڑے کاروبار اور انڈسٹریاں بند ہوئیں۔ پنجاب اور پاکستان میں ایگریکلچر کا شعبہ ایسا ہے کہ یہ کبھی بند ہوتا ہے اور نہ کبھی انشاء اللہ بند ہو گا۔ اس میں مزید improvement کی ضرورت ہے، اس کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور کسانوں کے مسائل کو serious لے کر ان کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ میں حال ہی کی بات کروں گی جیسے چاول کی فصل ختم ہوئی ہے، اس کے بعد جب آپ گندم کی بیجائی کرتے ہیں تو وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے اور کسان چاول کی فصل اٹھانے کے بعد اس کی باقیات کو جلانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ جب وہ فصل جلاتا ہے تو آپ کی environment خراب ہوتی ہے، pollution میں اضافہ ہوتا ہے، ہماری اپنی بھی pollution ہے اور ہندوستان سے بھی pollution آتی ہے۔ اس وجہ سے ہمیں سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ because we have a high rate of pollution

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ورلڈ بنک نے بھی پیسا دیا تھا جیسے ہی آپ چاول کی فصل اٹھاتے ہیں تو آپ فوراً اس کو implements کے ساتھ ploughing کر سکتے ہیں۔ آپ کاشتکاروں کو وہ implements سبسڈی کے ساتھ provide کریں خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں چاول کی فصل ہوتی ہے اور سنٹرل پنجاب میں بھی جہاں لوگ چاول کی بیجائی کرتے ہیں تاکہ وہ ploughing کر سکیں۔ وہ زمین کے لئے بھی فائدہ مند ہے اور وہ جلنے سے بھی بچ جائے گی۔

جناب چیئرمین! دوسرا بہت بڑا issue water management کا ہے۔ اس کے لئے آپ کو lasers چاہئیں، یہ lasers بہت مہنگے ہیں اور ہر کاشتکار اس کو afford نہیں کر سکتا۔ میری یہ suggestion ہو گی کہ جو کاشتکار اس کو خریدنا چاہے گورنمنٹ اس کو subsidized rate دے تاکہ land leveling ہو جائے۔ جب land leveling ہوتی ہے تو اس پر فصل بھی بہتر اگائی جاتی ہے اور پانی کا بھی کم استعمال ہوتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ کاشتکاروں کا fertilizer ہے، یوریا ہے، ڈی اے پی ہے اور ان کے insecticides ہیں ان پر بھی حکومت کی توجہ ہونی چاہئے۔ گورنمنٹ کو یہ سب کچھ جائز ریٹس پر مہیا کرنا چاہئے۔ ابھی گندم کی بیجائی ہوئی اور لوگوں کو ڈی اے پی کی ضرورت تھی تو ہر کاشتکار کو دو بیگز دیئے جا رہے تھے۔ جس کاشتکار نے گندم کی بیجائی کی ہوئی ہو وہ دو بیگز لینے کے لئے آئے، پھر دوبارہ آئے تو مجھے بتائیں اس طرح تو وہ سارا دن بیگز ہی اٹھاتا رہے گا وہ اپنی فصلوں کا خیال کیسے کرے گا؟ So you know there should be enough supply of DAP and Urea available to the farmers. They should not be harassed; they should not be put under pressure. I tell you when fertilizer and insecticide urea is not available the farmer comes under extreme pressure. کیونکہ اس نے گندم کی بیجائی کر دی ہوتی ہے اور اس کو fertilizer دینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر وہ میسر نہ ہو تو ان کے اوپر کتنا پریشر آتا ہے۔ اگلی بات میں یہ کہوں گی کہ آپ کے پنجاب میں ماشاء اللہ it is the most fertile land that you have آپ کو اللہ تعالیٰ نے زمین دی ہے، پانی دیا ہے اور سب کچھ دیا ہے۔ اگر آپ farming پر توجہ دیں اور ان کی ضروریات پوری کریں پھر آپ اس کا رزلٹ دیکھیں کہ کتنا اچھا نکلتا ہے۔ آپ کو باہر سے دالیں منگوانی پڑیں گی، چاول منگوانا پڑے گا، گندم منگوانی پڑے گی اور نہ ہی چینی منگوانی پڑے گی۔ آپ کو کوئی چیز امپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ ہمیں اپنے فوڈ میں we should be self-sufficient ہم نے امپورٹ کی صورتحال بنائی ہوئی ہے اور ہم کتنا پیسا ڈالروں میں دیتے ہیں اگر ہم یہ ڈالرز بچا کر کاشتکاروں کو سہولت دیں تو یہ بہت بہتر ہو گا۔ جیسے رانا صاحب نے کہا کہ جو ہم آپ کو points دیتے ہیں پلیز آپ ان پر implement کیا کریں۔ ہم یہاں صرف بحث کے لئے نہ آئیں they should be implemented and some action should be taken. Thank you so much.

جناب چیئر مین: محترمہ شعوانہ بشیر، موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! شکریہ۔ آج آپ نے زراعت پر بات کرنے کا موقع دیا۔ تمام سینئرز بڑی سیر حاصل گفتگو کر رہے ہیں اور کرتے رہے ہیں جیسے منسٹر زراعت نے اپنے opening remarks میں بڑی گفتگو کی جو لفاظی بڑی تھی وہ ساری کی ساری زبانی جمع خرچ دیکھنے میں آئی چونکہ میرا گاؤں سے تعلق ہے۔ وزرائے خارجہ کانفرنس کے بعد منسٹر بلدیات میاں محمود الرشد صاحب نے ایک ٹوئٹ کیا اور انہوں نے وزیراعظم کو کھڑا کر کے ساتھ ایک شعر لکھا کہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پے روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جناب چیئر مین! نیچے کسی نے اس ٹوئٹ کا جواب دیا کہ یہ دیدہ ور پیدا نہ ہی ہوتا تو شاید چمن بچ جاتا۔ ایسی اُجاڑ پو جاڑ جو اس وقت ہو رہی ہے اور یہ بربادی ہو رہی ہے خدا کی قسم میں یہ on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ میرا جو کسان اور زمیندار ہے اس کا بُرا حال ہے اور بد ترین صورتحال ہے۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: ملک صاحب! بات سنیں۔ آپ اپنی بحث کو ایگریکلچر سے متعلق رکھیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ .Please order in the House

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! انہیں کہیں کہ یہ اپنے وقت پر بولیں۔۔۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! کل میں ایک بازار سے گزرا جہاں پر کھاد کا ایک ٹریلر کھڑا تھا اور خدا کی قسم وہاں پر سینکڑوں لوگ قطار میں لگ کر کھڑے تھے۔ میرے ان زمینداروں اور کسانوں کا کیا قصور ہے؟ یہ کیا تبدیلی لائے ہیں، یہ چمن کا حال کیا کہ آج کھاد ناپید ہے اور کھاد نہیں مل رہی۔ اگر یہ کھاد ہمیں sowing season کے بعد ملے گی تو اس کے ملنے سے میرے کسان اور زمیندار کو کیا فائدہ؟ آپ بجلی کے حالات دیکھیں، آپ دیکھیں کہ جعلی ادویات مل رہی ہیں اور کھلے عام مل رہی ہیں۔ منسٹر صاحب نے جو کھالہ جات کی پختگی کی بات کی ہے اور انہوں نے بتایا کہ

تقریباً3ہزار کھالے پختہ کئے تو میں ساہیوال کے زمینداروں اور کسانوں کی طرف سے گزارش کررہا ہوں کہ مجھے ساہیوال میں ایک مثال دے دیں جو انہوں نے کھالہ پختہ کیا ہو؟[**********]جو منسٹر صاحب نے on the floor of the House جو کچھ بھی کہا ہے۔ ہمیں وہاں پر۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بات تو مکمل کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ارشد ملک کے غیر پارلیمانی الفاظ کو expunge کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ زینب عمیر صاحبہ!

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ:

وقت کرتا ہے پرورش برسوں
حادثہ اک دم نہیں ہوتا

جناب چیئرمین! ابھی رانا محمد اقبال خان نے کپاس کے حوالے سے بات کی ہے تو میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب اس کا کافی تفصیلی جواب دیں گے کہ وہ جو کپاس کہاں گئی، اس کے کھیتوں میں جو گندم اُگائی گئی اور شوگر کی فیکٹری لگائی گئی؟ میرا خیال ہے کہ انہوں نے جو سوال کیا تھا ان کے سوال کا جواب انہیں خود بھی معلوم ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے یہ سوال کیوں کیا؟ جیسے آج ایگریکلچر پر بحث ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ الحمدللہ پاکستان زراعت میں ترقی یافتہ ملک ہے، ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس دفعہ بہت اچھی اور ایک bumper crop ہوئی ہے اور ملک میں کافی فصلیں اُگی ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ ہم زراعت کی bumper crop کس طریقے سے

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

translate کرسکتے ہیں،میرا ماننا ہے کہ ہمارے جو agriculturist،کسان اور خاص طور farmacist ہیں انہیں زراعت کو ایک بزنس کی طرح سوچنا چاہیے۔ we should think it like a business. اگر ہم اپنی موسمی changes کے حوالے سے کچھ innovative steps لیں، جیسے گرمی ہے اور پانی کی کمی ہے تو یہ ہماری اس bumper crop کو ملک کی ترقی میں translate کرے گا۔ آپ دیکھیں کہ کئی دفعہ اس طرح ہوا ہے کہ جیسے ہم نے پچھلے دنوں ٹماٹر کے حوالے سے دیکھا کہ ان کی قیمت بہت اوپر چلی گئی لیکن ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب لوگوں کو ٹماٹر پھینکنے پڑے۔ میں یہ جو بات کر رہی ہوں اگر اس کو مثال کے طور پر لیا جائے اور اگر ہم اسے بزنس کے حوالے سے سوچیں تو اس میں بہتری آئے گی وہ کسان جو دو سے پانچ روپے کا ٹماٹر بیچتا ہے جبکہ ایک بزنس مین اس کو پانچ سو روپے کی ketchup بنا کر مارکیٹ میں لے کر آتا ہے۔ اگر ہم اس چیز کو locally promote کریں تو میری suggestion یہ ہے کہ ہمیں local branding کرنی چاہیے۔ محترمہ ذکیہ شاہ نواز نے بہت اچھی بات کی کہ ہم imported products پر ڈالرز میں قیمتیں pay کرتے ہیں اگر اس کو تھوڑا سا curtail کیا جائے، اس کو reduce کیا جائے اور local branding کو introduce کریں تو میرا خیال ہے کہ یہ ہماری زراعت کے حوالے سے کافی زیادہ سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اپنی بات wind up کر لیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک منٹ لوں گی۔ اب انہوں نے جو ابھی بات کی ہے کہ کسان کا بہت بُرا حال ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ واحد حکومت ہے جس نے کسانوں کو اس مرتبہ ان کی محنت اور ان کی فصلوں کی زیادہ قیمت دی ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ کسان کارڈ جو اس وقت introduce کرایا گیا ہے اس کا کریڈٹ بھی اس حکومت کو دینا چاہیے۔ جو قرضے دیئے گئے ہیں، جو سبسڈی دی گئی ہے اور اس مرتبہ بہت بڑے innovative steps لئے ہیں جن کی میں بات کر رہی تھی ان میں سے کچھ ایسے steps ہیں جیسے breeders کے بارے میں کچھ چیزیں introduce کی گئی ہیں۔ اسی طرح genetics اور ریسرچ پر کافی کام ہوا ہے جو کہ ایک لمبی لسٹ ہے جس کا کریڈٹ اس حکومت کو دینا چاہیے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، .thank you very muchرانا منور حسین صاحب اور ملک غلام قاسم ہنجرا صاحب موجود نہیں ہیں تو اب میں ایگریکلچر منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ آپ please debate کو wind up کریں۔ دوسری بات یہ کہ جس طرح یہاں پر بات ہوئی ہے اور یہ بار بار سامنے آرہا ہے کہ fertilizer black پر بِک رہی ہے تو آپ نے اس کو کس طرح address کرنا ہے یا اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں please اس پر بھی کچھ بتائیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میری بہن نے بات کی ہے تو شاید انہیں اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ کسان اس وقت یوریا کھاد کے لئے کتنا پریشان ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے لیکن منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں آپ ان کی سن لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج میں ایگریکلچر کی بحث کو wind up کرتے ہوئے کھاد پر زیادہ بات کروں گا کیونکہ یہ ایک burning issue ہے لیکن اس سے پہلے میں چاہوں گا کہ جو فاضل ممبران نے مختلف issues raise کئے ہیں ان کے بارے میں بھی بات کروں۔ میں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے اچھی اور تعمیری suggestions دیں۔ جہاں improvement کے لئے گنجائش ہوگی تو میں ان کی suggestions کو تہہ دل سے قبول کرکے ان پر عمل درآمد کرنے کی بھی کوشش کروں گا۔ میری debate initiate کرنے کے بعد سب سے پہلے چودھری محمد اقبال صاحب نے respond کیا تھا، وہ میرے بڑے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں، ہمارے بڑے پرانے ساتھی ہیں اور میرے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں۔ میں ان سے توقع بھی یہی کرتا تھا کہ وہ مثبت تجاویز دیں گے اور انہوں نے land leveling اور ایگریکلچر کریڈٹ کے حوالے سے جو رائے دی ہے وہ بہت مثبت ہے اور میں انہیں appreciate کرتا ہوں۔ ہم already land leveling کے لئے special subsidy دے رہے ہیں اور حکومت پنجاب subsidized rate 60٪ land leveler پر farmer کو پہنچا رہی ہے اور farmer کو صرف laser land leveler 40٪ کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس کے ساتھ جو انہوں نے کاشتکاروں کے لئے قرضہ جات اور financial assistance کی

بات کی ہے وہ بھی نہایت اہم ہے میں اُس کی بھی قدر کرتا ہوں اور یہاں پر یہ بھی نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ ماضی میں کاشتکار کو پاکستان کے total credit outlay میں سے صرف 7 percent ملتا تھا جبکہ یہ ایگری کلچر کی GDP directly contribution میں 19 percent ہے اور indirect contribution کو ملائیں تو وہ پھر 40 percent تک پہنچ جاتی ہے ۔اب ہم نے بینکوں سے میٹنگز کر کے یہ کوشش کی کہ جو credit صرف 7 percent تک کاشتکاروں کو دیا جاتا تھا اُس کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں اُس کے بعد علی حیدر گیلانی صاحب نے اپنی تقریر کی تھی وہ بھی میرے عزیز ہیں میں اُن کے بارے میں بھی کسی قسم کا اعتراض کئے بغیر جو انہوں نے فرمایا کہ تین سال پہلے پاکستان غذائی اعتبار سے self-sufficient تھا تو میں معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ پاکستان تین سال یا پانچ سال یا چھ سال پہلے بھی net importer تھا غذا کی تمام چیزوں میں سے کچھ اجناس میں self sufficiency ہوتی تھی کچھ اجناس import کرنی پڑتی تھیں اور ultimately پاکستان کی category net food importers میں تھی اور آج بھی میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ net food importer countries میں پاکستان کا شمار ہوتا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ زراعت کو ترقی دے کر ہم پاکستان کو net food exporter بنائیں۔ دوسری بات انہوں نے کہا تھا کہ جب یوسف رضا گیلانی صاحب پرائم منسٹر تھے تو گندم کی قیمت میں 300روپے فی 40 کلو گرام اضافہ ہوا تھا تو میں اُن کی خدمت میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر اُس دور میں گندم کا 300روپے فی 40 کلو گرام اضافہ ہوا تھا تو پچھلے سال 400روپے فی 40 کلو گرام گندم کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے اور ماضی میں کاشت کاروں کو جو گندم بیچنے کے لئے باردانہ حاصل کرنے کے لئے جو سنٹرز کے طواف کرنے پڑتے تھے اور مختلف جگہوں پر چکر لگانے پڑتے تھے پٹواریوں سے لے کر تحصیل دار اور پھر محکمہ خوراک کے چکر لگانے پڑتے تھے ہم نے ایسا نظم دیا جس میں کسی کو کہیں پر چکر نہیں لگانے پڑے اور کاشتکار نے با آسانی اپنی گندم فروخت کی اور ہم نے جو سرکاری قیمت 18 سو روپے فی 40 کلو گرام اُس کو ہر حال میں ensure کیا۔ تیسری بات جو نہوں نے فرمائی کہ کسان vulnerable ہے تو میں یہ عرض کرتا چلوں کہ جیسے میں نے مثال دی ہے کہ ایگری کلچر سیکٹر کو نظر انداز کرتے ہوئے ایگری کلچر کریڈٹ صرف 7 percent of the total credit دیا جاتا تھا تو یہ vulnerability کسان کی آج کی نہیں ہے پچھلے 30سال یا اُس

سے پیچھے چلے جائیں تو کسان کو یہ مشکلات تھیں جن کو آج ہم ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں پر معزز ممبر کاظم پیرزادہ صاحب نے بھی اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا تو میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اس سال کپاس سے کاشتکاروں کو منافع ہوا اور کاشتکاروں کو پیسہ ملا انہوں نے حقیقت کا اعتراف کیا میں اس کے لئے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اُن کے بعد ابھی میرے نہایت ہی محترم بڑے بھائی جناب رانا محمد اقبال صاحب نے بھی ابھی کاٹن کی پیداوار کی بات کی ہے تو میں یہاں پر یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ کاٹن کی پیداوار کوئی پچھلے سال یا اُس سے پچھلے سال اس میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ کاٹن کی پیداوار 2015 سے بتدریج کم ہو رہی ہے اور وہ اسی لئے کم ہو رہی ہے کہ ماضی میں کاٹن کو نظر انداز کیا گیا تھا۔ ماضی میں جب دنیا میں کاٹن کی production کی ٹیکنالوجی میں ایک تبدیلی آئی، cotton production technology میں ایک paradigm shift آئی تو ماضی میں ہم نے وہ production technology adopt نہ کی جس کی وجہ سے پاکستان cotton production میں دوسرے ملکوں سے پیچھے رہ گیا۔ ایک وہ وقت تھا جب پاکستان 12 million bales کپاس پیدا کرتا تھا اور ہمارے مقابلے میں انڈیا صرف 10 million bales کپاس پیدا کرتا تھا لیکن چوں کہ انڈیا نے modern cotton production techniques evolve کیں انہوں نے international companies کے ساتھ معاہدے کئے جنہوں نے انڈیا میں بہتر بیج پیدا کرنے شروع کئے اور جس کے نتیجے میں انڈیا کی پیداوار 10 million bales سے بڑھ کر 30 million bales تک چلی گئی اور ہماری پیداوار گھٹنا شروع ہو گئی اور میں یہاں پر واضح کر دوں کہ Monsanto Company جس سے انڈیا نے cotton production technology حاصل کی اُس Monsanto Company سے پاکستان میں بھی بات چیت چلتی رہی ہے مذاکرات ہوتے رہے اور آخر میں آ کر vested interest کی وجہ سے وہ agreement sign نہیں ہوتے تھے اور اُن تمام negotiations کو کالعدم قرار دے دیا جاتا تھا جس کے نتیجے میں ultimately وہ international companies پاکستان میں invest کرنے سے بھاگ گئیں۔ آج اس کے ساتھ ساتھ جو یہاں پر میں نے جو اپنی opening speech میں باتیں کیں تھیں ابھی فاضل ممبر ارشد صاحب فرما رہے تھے انہوں نے میرے بارے میں حقیقت پر مبنی بات نہیں کی تو میں یہاں پر آپ کے سامنے ایک بار پھر reiterate کرتا ہوں کہ جو facts یا جو

figures میں نے اپنی opening speech میں دی تھیں میں اُن کے ایک ایک لفظ کا ذمہ دار ہوں اور نہ میں نے کبھی on the floor of the House غلط بات کی ہے اور نہ ہی میری figures میں کسی قسم کا کوئی تضاد ہو گا۔ معزز ممبر جس طرح سے اُن figures کو tally کرنا چاہیں check کرنا چاہیں میں اُس کے لئے بالکل حاضر ہوں اور میں اُن figures کا اُن کو جواب دوں گا ۔میں یہ ثابت کروں گا کہ جب میں نے figures دی تھیں وہ صحیح تھیں۔ آج چونکہ fertilizer کے حوالے سے ایک situation create ہوئی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں fertilizer پر زیادہ بات کروں یہاں ڈی اے پی کے بارے میں نے opening speech میں پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی میں دوبارہ اس بات کو دُہراتا ہوں کہ پچھلے سال ڈے اے پی۔۔۔

جناب چیئرمین :جی، منسٹر صاحب! ایک منٹ 6 بج گئے ہیں ہاؤس کا ٹائم 5 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! 10 منٹ بڑھادیں۔

جناب چیئرمین :جی، منسٹر صاحب! آپ please continue کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین ! میں ڈے اے پی کے کھاد کے حوالے سے میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم چونکہ DAP کھاد امپورٹ کرتے ہیں ہمارے پاس اس کا raw material جس کو rock phosphate کہتے ہیں وہ میسر نہیں ہے جس کی وجہ سے DAP کھاد انٹر نیشنل پرائس کے مطابق ہی farmer کو دینا ہماری مجبوری ہے۔DAP کھاد پر موجودہ حکومت نے ایک ہزار روپے فی بیگ سبسڈی دی ہوئی ہے جو کہ farmer کو مل رہی ہے۔ موجودہ حکومت آج کے دن تک 12۔ارب روپے DAP کھاد پر سبسڈی دے چکی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے کہیں کہ یوریا کھاد پر بات کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اینہاں نوں آکھو کہ میں کتھے نس نئی چلیا میں یوریا تے وی آجاواں گا۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی بات کو continue کریں۔ .Order in the House

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! یہ cross talk روکیں۔ یوریا ہمارے ملک میں locally پیدا کیا جاتا ہے۔ یوریا کی local production capacity اس

وقت تقریباً 6.3 ملین ٹن ہے۔ میں آپ کو پچھلے سالوں کی figures بتانا چاہتا ہوں کہ 2018 میں ہمارے ملک میں 5.93 ملین ٹن یوریا پیدا کیا گیا، 20-2019 میں 6.1 ملین ٹن یوریا پیدا کیا گیا اور 21-2020 میں 6.29 ملین ٹن یوریا پیدا کیا گیا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ان سے پوچھیں کہ وہ یوریا کدھر ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! آپ House in order کریں گے تو میں پھر بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: .Please no cross talk منسٹر صاحب! آپ بات کریں House in order ہے اور fertilizer کی black marketing اور پنجاب کے کوٹے کے حوالے سے بھی بتادیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! زمینداروں اور کسانوں کو کھاد نہیں مل رہی۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں کیونکہ وہ آپ ہی کی باتوں کے جواب دے رہے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): شکریہ۔ جناب چیئرمین! یوریا کے حوالے سے دو تین multiple factors ہیں جن پر میں باری باری بات کروں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب خریف اور ربیع کا سیزن شروع ہوتا ہے تو ہم اس کا opening balance دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ ہی اس کی production آتی ہے۔ ایک بات میں یہاں پر آپ کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس سال جیسے کاٹن کی production کم ہوئی تو اس کو maize، چاول اور آلو اس طرح کی جو دوسری فصلیں ہیں انہوں نے replace کیا۔ یہ وہ فصلیں ہیں جن میں یوریا کھاد کا intake زیادہ ہے اس وجہ سے یوریا کھاد کی consumption پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ خریف سیزن میں ان crops میں یوریا کھاد کی consumption بڑھ گئی جس کے نتیجے میں اس سال اکتوبر میں جب ربیع سیزن کا آغاز ہونے لگا تو اس وقت جو ہمارے پاس یوریا کھاد کا opening balance تھا وہ ایک لاکھ 16 ہزار میٹرک ٹن سٹاک تھا جبکہ اس کے مقابلے میں اگر پچھلے سال دیکھا جائے تو اُس وقت ہمارے پاس 4 لاکھ 73 ہزار میٹرک ٹن stock میں یوریا موجود تھا۔ جب ہم نے یہ نوٹس کیا

کہ ہمارے پاس اس وقت opening balance کم ہے اور آئندہ جب پروڈکشن سیزن آئے گا تو اس میں ہم crises کا شکار ہو جائیں گے تو اس چیز کو ذہن میں رکھتے ہوئے میرے پاس ایک لیٹر جس کی فوٹو کاپی میرے پاس اس وقت موجود ہے ہم نے 16 ستمبر 2021 کو فیڈرل گورنمنٹ کو لکھا کہ اس وقت ہمیں خطرہ ہے اور آنے والے ربیع سیزن میں یوریا کی shortage ہو جائے گی کیونکہ اس وقت available stocks کم ہیں اور پروڈکشن سیزن میں ہمارے کسانوں کی موجودہ سٹاک سے ضرورت پوری نہیں ہو سکے گی لہذا additional urea fertilizer arrange کیا جائے تاکہ ہم کسانوں کو یوریا کھاد provide کر سکیں۔ ہم نے 16 ستمبر 2021 کو فیڈرل گورنمنٹ کو یہ چٹھی لکھی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں کیونکہ ٹائم اب ختم ہو گیا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب چیئرمین! مجھے پانچ منٹ مزید دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ان سے کہیں کہ یہ 500 روپے یوریا کھاد مزید مہنگی کر دیں لیکن یہ کسانوں اور زمینداروں کو provide تو کریں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ کس طرح وہ آپ کو کھاد دیں گے لہٰذا آپ تشریف رکھیں آپ کو کھاد دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اہناں نوں آکھو کہ یوریا مزید مہنگی کر دیو تے سانوں معافی دے دیو۔ اہناں نوں آپ کھاد نئیں لبھدی اہناں نے سانوں کتھوں دینی اے۔

جناب چیئرمین: طاہر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ہاؤس کا ٹائم 5 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب چیئرمین! آپ House in order کریں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! تین لوگ ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ پریشان نہ ہوں آپ بات کریں۔ مہربانی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ہاؤس کا ٹائم پورا ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ پنجاب کا ٹوٹل پروڈکشن کا 70 فیصد کوٹا بنتا ہے لیکن اس وقت پنجاب کو fertilizer plants نے کوٹا پورا نہیں دیا جس کے لئے ہم نے پھر فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اس ایشو کو take up کیا جس کے نتیجے میں پھر نومبر کے مہینے میں ہمیں کوٹا ملتا رہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ پھر جو ہماری اس وقت ڈیمانڈ ہے اس ڈیمانڈ سے کم کھاد ہمیں دسمبر کے مہینے سے کم ملنا شروع ہو گئی ہے اور میں date-wise بتا سکتا ہوں کہ اس وقت تقریباً 20 ہزار میٹرک ٹن روزانہ کی ضرورت ہے لہٰذا روزانہ 7 سے 8 ہزار میٹرک ٹن کھاد میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر رانا محمد اقبال خان اپنی سیٹ سے اٹھ کر وزیر زراعت کی سیٹ پر تشریف لے گئے اور ان کے کان میں کچھ بات کہی)

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! ہاؤس کا وقت 5 منٹ بڑھایا جائے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! رانا صاحب منسٹر صاحب کو کوئی مشورہ دے رہے ہیں لہٰذا آپ خاموش رہیں منسٹر صاحب کو رانا صاحب کا مشورہ لے لینے دیں۔ رانا صاحب کا بھی زراعت کے حوالے سے بہت تجربہ ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے بہترین تعلقات کا نمونہ یہ ہے کہ ہمارے

منسٹر صاحب کو قائم مقام لیڈر آف دی اپوزیشن نے مشورہ دیا ہے کہ اس وقت آپ کو یہ بات کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔رانا صاحب! جی،اب منسٹر صاحب آپ اپنی بات کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں آپ کو عرض کر رہا تھا کہ 7سے 8ہزار میٹرک ٹن روزانہ کی بنیاد پر یوریا کھاد کی shortage ہے۔ یہ shortage accumulate ہو رہی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس سے ایک resolution pass کر دی جائے کہ پنجاب کا یوریا کھاد کا کوٹا بڑھا دیا جائے تاکہ ہمارے کسانوں کو یوریا کھاد مل سکے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ اس پر قرارداد لے آئیں پورا ہاؤس اس کو متفقہ طور پر منظور کروائے گا۔اب وقت ختم ہو گیا ہے آپ کا بہت شکریہ۔

The House is adjourned to meet on Tuesday the 28th December, 2021 at 1pm.